احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

مصلح موعود نمبر
20 فروری کے حوالہ سے
جلد 51-86
نمبر 40

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L
61
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

16 فروری 2001ء
21 ذیقعد 1421ھ
16 تبلیغ 1380ھش
بروز جمعہ

اے خدا تیرا جلال دنیا میں ظاہر ہو اور یہ بیت الذکر تیرے نام کو بلند کرنے کا مرکز بن جائے

اس بیت الذکر کے قیام کا مقصد خدا تعالیٰ کی پرستش اور محبت کو قائم کرنا ہے

آؤ ہم سب مل کر توحید کو جس پر سب کا اتفاق ھے قائم کریں

بیت الفضل لندن کے افتتاح کے موقع پر سیدنا حضرت مصلح موعود کا پیغام

حضرت مصلح موعود نے اپنے سفر انگلستان کے دوران 19-اکتوبر 1924ء کو بیت الفضل لندن کا سنگ بنیاد رکھا- اور 3-اکتوبر 1926ء کو سر شیخ عبدالقادر صاحب نے اس کا افتتاح کیا- اس موقع پر حضرت مصلح موعود نے ایک تفصیلی پیغام ارسال فرمایا جو اس تقریب میں پڑھ کر سنایا گیا اس میں سے ایک حصہ درج ذیل ہے

''ہم لوگوں کا مقصد اس مرکز توحید میں بیٹھ کر محبت اور اخلاص کے ساتھ واحد خدا کی پرستش کا رائج کرنا اور اس کی محبت کو قائم کرنا ہوگا ہم مذاہب سے منافرت اور تباغض کو دور کر کے تحقیق کی سچی روح کو پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اور اخلاق کی درستی اور ظلم کے مٹانے کی سعی کریں گے- آقا اور نوکر گورے اور کالے مشرقی اور مغربی کے درمیان تعلقات اخلاص اور حقیقی مساوات جس میں جائز فوقیتوں کا تسلیم کرنا شامل ہوگا ہمارا مقصد ہوگا .... اے بھائیو! دنیا شرک ' بے دینی ' خدا سے بے توجہی ملکی تباغض ' قومی تنافر اور جماعتی کش مکشوں کی جولان گاہ ہو رہی ہے- پس ہر ایک جو خدا تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی غفلت سے بیدار ہو اور خدا کے نام پر بنائے ہوئے گھروں کو بے دینی اور شقاق کا مرکز بنانے کی بجائے توحید اور اتحاد کا مرکز بنائے- آؤ ہم سب مل کر توحید کو جس پر سب کا اتفاق ہے قائم کریں- ہم لوگوں کے اندر یہ روح پیدا کریں کہ وہ تعصب سے آزاد ہو کر جو سب سے بڑا بت ہے خدائے واحد کی دیانت داری سے جستجو کریں اور خواہ وہ کسی مذہب میں ہو اسے قبول کر لیں- ہم اس خدا کی طرف نہ جھکیں جو ہمارے دماغوں نے پیدا کیا ہے کیونکہ خواہ ہم اس کا نام کچھ رکھیں وہ ایک بت ہے بلکہ اس خدا کی طرف جھکیں کہ جو سب دنیا کا خالق ہے جس کے جلوے دنیا کے ہر ذرے میں نظر آتے ہیں جو اپنی زندہ طاقتیں ہمیشہ اپنے مقدسوں کے ذریعہ سے ظاہر کرتا رہتا ہے- اور پھر اس مشرق و مغرب کے خدا پر ایمان لاتے ہوئے یہ کوشش کریں کہ دنیا میں امن و امان قائم ہو- ایک ملک کے اندرونی نظام میں بھی اور مختلف ممالک کے درمیان بھی- ہماری بڑائی اس میں نہ ہو کہ ہم اپنے مال اور طاقت کے ذریعہ سے لوگوں کو زیر کریں نہ اس میں کہ ہم اپنے جتھے کے ذریعہ سے لوگوں کو ان کے حقوق سے محروم کرنے کی کوشش کریں بلکہ ہماری بڑائی کمزور پر رحم کرنے اور حق دار کو اس کا حق دینے میں ہی ہو-

اے خدا! تیرا جلال دنیا میں ظاہر ہو اور یہ (بیت الذکر) تیرے نام کو بلند کرنے اور تیرے بندوں کے دلوں میں محبت و اخلاص پیدا کرنے کا ایک بڑا مرکز ہو- آمین

(الفضل قادیان 26-اکتوبر 1926ء)

مصلح موعود کے متعلق خدائی بشارات

قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے

اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین (۔) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب (۔) کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ (۔) خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول و الآخر، مظہر الحق والعلاء (۔) جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً"

(اشتہار 20 فروری 1886ء۔ تذکرہ صفحہ 136 مطبوعہ 1969ء)

تو نے یہ دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا
دل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنائیں گایا

صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا

دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 6 روپے۔ سالانہ 900 روپے

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

اس نے تو امام ضرور بننا ہے میں تو صرف حصول ثواب کے لئے دعا کرتا ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی نظر میں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا بلند مقام

اس عنوان پر گزشتہ سال 16 فروری 2000ء کے مصلح موعود نمبر میں متعدد واقعات پیش کئے گئے تھے۔ اسی تسلسل میں کچھ اور حوالے ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعود کا ادب

حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی حضرت مصلح موعود سے پیار و محبت اور شفقت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حضرت خلیفہ اول مولوی حکیم نورالدین صاحب..... جس طرح کی محبت اس وجود کے ساتھ کرتے تھے اور اس کے بچپن میں بھی جس قدر ادب اور احترام آپ کا کرتے تھے اس سے معلوم ہوتا تھا کہ حضرت مولوی صاحب کو اپنی فراست مومنانہ اور کشف ولیانہ سے محسوس و مشہود ہو رہا تھا کہ یہ بچہ منشائے الٰہی کے ماتحت کسی منصب عالی کے واسطے طیار کیا جا رہا ہے ایک دفعہ ہم سب سفر میں تھے (حضرت مسیح موعود ساتھ نہ تھے) ایک ریل کے اسٹیشن پر ہم گاڑی کے اندر بیٹھے ہوئے کچھ کھا رہے تھے حضرت مولانا نورالدین صاحب، عاجز، پیر سراج الحق صاحب ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب اور چند اور اصحاب تھے۔ حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب کسی پلیٹ فارم پر پھر رہے تھے۔ جب آپ گاڑی کے اندر آئے تو بظاہر ان کے بیٹھنے کے واسطے جگہ نہ معلوم ہوتی تھی۔ حضرت مولانا فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کر نیچے بیٹھ گئے۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنی جگہ پر بٹھایا۔ مولوی صاحب کو نیچے بیٹھا دیکھ کر ہم سب کھڑے ہو گئے اور جگہ نکال کر باصرار حضرت مولوی صاحب کو اوپر بٹھایا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے واسطے تو جگہ بہرحال بن ہی جاتی۔ ضرورت ہوتی تو ہم میں سے ہر ایک بخوشی اپنی جگہ چھوڑ دیتا لیکن پیشتر اس کے کہ اور کوئی اٹھتا جس پھرتی اور جلدی سے حضرت مولوی صاحب نے نہ صرف اپنی جگہ چھوڑ دی بلکہ نیچے بیٹھ گئے میں سمجھتا ہوں کہ وہی ادب اور خاکساری اور بے نفسی کی روح تھی جس نے حضرت مولانا کو حضرت مسیح موعود کا جانشین بنایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی فراست

حضرت مفتی محمد صادق صاحب لکھتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول جو احترام حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا کیا کرتے تھے اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ آپ کے بعد خلافت کے مستحق سب سے زیادہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی ہیں جب حضرت مولانا صاحب بیمار ہوتے تو اپنی جگہ امامت نماز اور خطبہ کے واسطے حضرت صاحبزادہ صاحب کو ہی مقرر کرتے۔ اکثر امور میں حضرت صاحبزادہ صاحب سے مشورہ طلب کرتے۔ اپنی جگہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو صدر انجمن کا پریذیڈنٹ مقرر کیا۔ ان امور سے ظاہر ہوتا تھا کہ حضرت مولانا صاحب کی فراست یہ بتلا رہی تھی اور آپ کا یہی منشاء تھا کہ آپ کی جگہ صاحبزادہ صاحب آپ کے بعد خلیفہ ہوں۔ اپنی اس بیماری کے ایام میں جبکہ آپ گھوڑی پر سے گرے تھے۔ آپ نے یہی وصیت ایک کاغذ پر لکھی تھی۔ کہ

خلیفہ محمود

یہ کاغذ آپ کی صحت یابی پر بعد میں چاک کر دیا گیا تھا۔ اس کے نفس مضمون سے صرف چند اصحاب واقف ہوں گے۔

عام طور پر احباب کے دلوں میں ہر طرف یہی خیال موجزن تھا کہ خلافت ثانیہ کے قابل حضرت صاحبزادہ اولوالعزم ہی ہیں۔

(الفضل 20 جنوری 1928ء ص8)

اس نے امام ضرور بننا ہے

مکرم شوق محمد صاحب عرائض نویس لاہور بیان کرتے ہیں۔

1903ء میں میں قادیان میں بغرض تعلیم مقیم تھا۔ میں نے اپنے زمانہ قیام دارالامان میں متعدد بار دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بچپن میں ہی چلتے وقت نہایت نیچی نظریں رکھا کرتے تھے۔ اور چونکہ آپ کو آشوب چشم کا عارضہ عموماً رہتا تھا۔ اس لئے کئی بار میں نے حضرت حکیم الامت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول.... کو خود اپنے ہاتھ سے آپ کی آنکھوں میں دوائی ڈالتے دیکھا۔ وہ دوائی ڈالتے وقت عموماً نہایت محبت اور شفقت سے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا کرتے۔ اور رخسار مبارک پر دست مبارک پھیرتے ہوئے فرمایا کرتے "میاں تو بڑا ہی میاں آدمی ہے اے مولا اے میرے قادر مطلق مولا۔ اس کو زمانہ کا امام بنادے"

بعض اوقات فرماتے "اس کو سارے جہان کا امام بنادے"

مجھ کو حضور کا یہ فقرہ اس لئے چبھتا کہ آپ کسی اور کے لئے ایسی دعا نہیں کرتے صرف ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ چونکہ طبیعت میں شوخی تھی اس لئے میں نے ایک روز کہہ ہی دیا کہ آپ میاں صاحب کے لئے اس قدر عظیم الشان دعا کرتے ہیں کسی اور کے لئے اس قسم کی دعا کیوں نہیں کرتے۔

اس پر حضور نے فرمایا "اس نے تو امام ضرور بننا ہے میں تو صرف حصول ثواب کے لئے دعا کرتا ہوں ورنہ اس میں میری دعا کی ضرورت نہیں" میں یہ جواب سن کر خاموش ہو گیا۔

(الفضل 13 مارچ 1938ء ص3)

اپنی مسند پر باصرار بٹھایا

ایک غیر احمدی دوست سید صادق علی شاہ صاحب گیلانی ریلوے سٹیشن پشاور شہر جو 1908ء سے لے کر 1911ء تک قادیان میں بغرض حصول تعلیم مقیم رہے انہوں نے ایک دفعہ اس زمانے کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا کہ:-

ایک دن مولوی صاحب (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اول) گھوڑی سے گرنے کی چوٹ کی وجہ سے علیل تھے مگر کسی قدر اچھی حالت میں تھے تو ایک چھوٹے سے غالیچہ پر ایک پتلی سی رضائی یا لوئی لیکر تشریف رکھتے تھے پھر وہاں سے اٹھ کر اس کمرے کی چٹائی پر ذرا دور جا بیٹھے۔ پتہ نہیں کس کام کے لئے وہاں گئے اور پھر وہیں چند منٹ بیٹھے رہے اور ان کی سابقہ مسند خالی تھی اور وہ رضائی یا لوئی حلقہ باندھے مسند پر پڑی تھی جس طرح آدمی فرش پر رضائی اوڑھ کر بیٹھا ہوا ہو۔ اور پھر رضائی کو وہیں چھوڑ کر چلا جائے تو رضائی یا لوئی کا مسند پر حلقہ سا بن جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سے ابھی کوئی اٹھ کر گیا ہے مولوی صاحب کی نشست گاہ اس طرح خالی پڑی تھی اور مولوی صاحب خود ذرا فاصلہ پر تشریف فرما تھے اور خواجہ کمال الدین صاحب سے باتیں کر رہے تھے اتنے میں میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب آ گئے۔ تمام کمرہ میں صرف چٹائی بچھی ہوئی تھی۔ صرف مولوی صاحب کی چھوٹے سے غالیچہ والی مسند تھی۔ مولوی صاحب نے میاں صاحب کو فرمایا کہ آپ وہاں میری جگہ پر بیٹھ جائیں۔ اس وقت میاں صاحب بالکل نوعمر تھے آپ خاموش رہے اور پاس ادب کی وجہ سے مولوی صاحب کی نشست پر نہ بیٹھے مولوی صاحب نے پھر فرمایا اور ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ "میاں وہاں بیٹھ جاؤ" پھر بھی میاں صاحب نے تامل کیا۔ پھر مولوی صاحب نے سہ بارہ فرمایا اور ساتھ ہی خواجہ کمال الدین صاحب نے بھی کہا کہ میاں صاحب بیٹھ جاؤ۔ پھر میاں صاحب اس مسند پر بیٹھ گئے۔ مولوی صاحب کے اس اصرار سے حاضرین پر خاص اثر ہوا اور انہوں نے یقین کر لیا کہ مولوی صاحب انہیں اپنا خلیفہ بنانا چاہتے ہیں یہ واقعہ 1911ء کا ہے۔

(الفضل 2 مارچ 1938ء ص8)

ہمارے میاں سے بھی اللہ باتیں کرتا ہے

صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب آف بازید خیل نے 1910ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔ بازید خیل علمی لحاظ سے صوبہ سرحد کی

درگاہوں میں ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ مشہور بزرگ حضرت پیر صاحب آف کوٹھہ شریف بھی یہاں پڑھتے رہے ہیں۔ اسی طرح حضرت سید عبداللطیف صاحب (-) نے بھی 1882ء میں تحصیل علم کے لئے بازید خیل میں قیام فرمایا۔ اور مکرم مسعود گل صاحب سے (جو کہ صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب کے دادا عاصم گل صاحب کے بھائی تھے) عربی علوم پڑھتے رہے ہیں چنانچہ صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب بیان فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ حضور وحی والہام کے متعلق بیان فرما رہے تھے کہ اسی اثناء میں حضرت میاں صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) تشریف لائے تو آپ نے ان کو اپنے پاس بٹھا کر پیار کیا اور بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہم سے باتیں کرتا ہے پھر حضرت میاں صاحب سے دریافت کیا کہ کیوں میاں اللہ تعالیٰ آپ سے ہمکلام ہوتا ہے اس پر آپ نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

دیکھو ہمارے میاں سے بھی خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے۔

حضور کو حضرت میاں صاحب سے بہت محبت اور پیار تھا۔ ان کا ادب بھی بہت کرتے تھے اور کھڑے ہو کر ان کا استقبال فرماتے۔

(ماہنامہ الفرقان فروری 1963ء ص 35)

اپنے ساتھ بٹھاتے

مولانا ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا بیان فرماتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل اپنے مکان کی بیٹھک میں بعد نماز فجر حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب کو روزانہ قرآن شریف کے دو تین رکوع ترجمہ کے ساتھ پڑھایا کرتے تھے جن کو سننے کے لئے کافی لوگ جمع ہو جایا کرتے تھے۔ عاجز بھی ان دنوں مدرسہ احمدیہ کا طالب علم تھا اور درس سننے کے لئے جایا کرتا تھا۔ میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لاتے اور لوگوں کے پیچھے بیٹھ جاتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح جب آپ کو

باقی صفحہ 8 پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پسر موعود ہونے پر ایک زبردست قرینہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تعیین "پسر موعود"

حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب نے اس بیان پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی قلمی تصدیق بھی حاصل کی

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو یقین تھا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی پسر موعود اور مصلح موعود ہیں۔ حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب کا بیان ہے۔

"8- ستمبر 1913ء کی بات ہے یعنی عرصہ قریباً سات آٹھ ماہ کا ہوا کہ میں اپنے مکان پر مجموعہ اشتہارات حضرت اقدس دیکھ رہا تھا۔ پڑھتے پڑھتے مجھے معلوم ہو گیا کہ حضرت میاں صاحب ہی پسر موعود ہیں۔ تب میں اسی وقت حضرت خلیفۃ المسیح اول کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ مل گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں تو جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا "ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں" جب میں نے دیکھا کہ ان کا بھی یہی اعتقاد ہے تو میں نے مکان پر واپس آ کر دو تین دن میں ان تمام دلائل کو جمع کیا اور حضرت میاں صاحب کے پسر موعود ہونے پر چودہ قرائن لکھے۔ چودھواں قرینہ (جو دراصل بڑا بھاری ثبوت ہے لیکن میں نے اس وقت قرینہ کا ہی لفظ لکھا تھا) اس بارے میں تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا بھی یہی اعتقاد ہے اور اس قرینہ میں میں نے پہلے اپنے الفاظ لکھے پھر حضرت خلیفۃ المسیح کے مذکورہ بالا الفاظ لکھے جو میری بات کے جواب میں فرمائے تھے۔ اس کے لکھنے کے بعد میں نے مناسب سمجھا کہ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح کی تصدیق ان کے اپنے ہاتھ سے ہو جائے تو بہتر ہے تب میں وہ تحریر جو فل سکیپ کاغذ کے چار ورقوں پر تھی ان کی خدمت میں لے گیا اور عرض کیا کہ اس کو پڑھ لیجئے۔ انہوں نے پڑھنا شروع کیا۔ پڑھتے پڑھتے جب قرینہ چہار دہم پر پہنچے تو میں نے عرض کیا کہ حضور نے اس دن یہ الفاظ فرمائے تھے۔ فرمایا ہاں۔ تو میں نے عرض کیا کہ حضور اپنے ہاتھ سے اپنی تصدیق کر دیں۔ ذیل میں میری تحریر یعنی قرینہ چہار دہم کا عکس اور اس پر حضرت خلیفۃ المسیح کی تصدیق کا عکس دیا جاتا ہے اور اصل مضمون جو حضرت خلیفۃ المسیح اول کا پڑھا ہوا ہے اور جس پر ان کے اپنے ہاتھ کی قلمی تصدیق ہے میرے پاس محفوظ ہے جو دیکھنا چاہیں دیکھ لیں۔

عکس دینے سے پہلے ایک بات اور یہاں لکھ دینے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ جب میں یہ تصدیق کروا چکا تو دوسرے دن یعنی 11- ستمبر 1913ء کو شام کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح گھر میں چار پائی پر لیٹے ہوئے تھے میں پاؤں سہلانے لگ گیا۔ تھوڑی دیر بعد بغیر کسی گفتگو اور تذکرہ کے خود بخود فرمایا کہ "ابھی یہ مضمون شائع نہ کرنا جب مخالفت ہو اس وقت شائع کرنا۔" میں نے عرض کی بہت بہتر۔

(پسر موعود صفحہ 36-37)

نقل عکس

قرینہ چہار دہم

اس تحریر سے دو تین دن پہلے ۸ ستمبر کو میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں گیا اور میں نے کہا کہ مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ لگ گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں تو جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ "ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں۔"

یہ لفظ میرے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں۔

نور الدین ۱۰ ستمبر ۱۳

قرینہ چہار دہم

اس تحریر سے تین دن پہلے ۸ ستمبر کو میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں گیا اور میں نے کہا کہ مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ لگ گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں تو جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ "ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں"۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قلم سے

سیرت حضرت مصلح موعود کا ایک عظیم الشان باب

دینی معاشرہ میں عورت کو اسکا مقام دلوانے کی جدوجہد

انسانی تمدن اور سوسائٹی میں عورت کا مقام ایک ایسا اہم سوال ہے جو دن بدن زیادہ سنجیدگی اور اہمیت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے اور بعض ترقی یافتہ ملکوں میں تو وسیع پیمانے پر عورتوں کی آزادی کی مہم کے نام پر بڑی مضبوط تنظیمیں قائم ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انسانی تہذیب کے آغاز ہی سے عورت مظلوم رہی ہے اور کسی نہ کسی حیثیت سے مرد نے ہمیشہ اسے غلام بنائے رکھا ہے۔ لامذہب طبقہ کی طرف سے یہ وسوسہ بھی پیدا کیا جاتا ہے کہ مذہب نے بیجا طور پر مرد کے ہاتھ مضبوط کئے اور عورت کو مزید غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا۔ اس خیال کے حامی اس مفروضے کی بناء پر یہ نظریہ بھی پیش کرتے ہیں کہ دراصل عورت کے بارہ میں مذہبی تعلیم خدا کی طرف سے نہیں بلکہ محض عورت پر اپنی حکومت مستحکم کرنے کے لئے جابر مردوں کی ایجاد ہے۔ ان نظریات اور خیالات کے پیش نظر (دین) میں عورت کے صحیح مقام کا مسئلہ اس زمانہ میں غیر معمولی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

حضرت مصلح موعود پر (دینی) تعلیمات کے صحیح نقوش اجاگر کرنے کی دہری ذمہ داری عائد ہوتی تھی۔ بحیثیت امام جماعت احمدیہ اور خلیفۃ المسیح کے یہ ایک مستقل فرض منصبی تھا جو دوسرے (ائمہ) کی طرح آپ کو بھی سونپا گیا۔ اس کے علاوہ بحیثیت مصلح موعود دنیا پر (دینی) تعلیمات کی برتری اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنا بھی آپ کا ایک اہم مشن تھا۔ اس لحاظ سے (دین) میں عورت کے صحیح مقام کو واضح کرنا اور (دینی) معاشرہ میں اس کی عملی تصویر اتارنے کا کام آپ کے اولین فرائض میں داخل تھا۔ جب ہم تفصیلاً آپ کی زندگی کے حالات کا جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس فریضہ کو بھی دیگر فرائض کی طرح نہایت احسن رنگ میں انجام دیا۔

دینی سوسائٹی میں عورت کے صحیح مقام، حقوق اور فرائض کے مسئلہ پر آپ نے اپنی مختلف تقاریر اور تحریرات میں ہر پہلو سے روشنی ڈالی ہے اور محض نظریات کی بحث پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ عملاً احمدی مستورات کو اس راہ عمل پر گامزن بھی کر دیا جو (دینی) تعلیم کی روشنی میں آپ نے ان کے لئے تجویز کی۔

آپ آزادی کے نئے رجحانات اور اس ضمن میں نئی تحریکات سے متاثر ہوئے بغیر محض اس امر کی لگن رکھتے تھے کہ (دین) نے عورت کا جو مقام مقرر فرمایا ہے اس کو اجاگر کیا جائے آپ یہ یقین رکھتے تھے کہ نہ صرف عورت کی حقیقی خوشی اور طمانیت قلب کا مدار اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے میں ہے بلکہ بحیثیت مجموعی انسان کی خوشیوں اور مسرتوں کا انحصار بھی اس امر پر ہے کہ انسانی تمدن میں عورت وہ کردار ادا کرے جس کا قرآن کریم اس سے تقاضا کرتا ہے۔

اس مسئلہ میں آپ کی طرز فکر اور طرز عمل ان دوسرے مذہبی اور سیاسی رہنماؤں سے بالکل مختلف تھی جو یا تو مغربیت سے مغلوب ہو کر عورت کی بے سروپا آزادی کے نعرے بلند کرنے لگے تھے اور یا قدامت پسندی کی پناہ گاہوں میں قلعہ بند ہو کر مذہب کے نام پر عورت کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رکھنے پر مصر تھے۔ آپ نے جب اس بارے میں لب کشائی کی تو (دینی) ضابطہ اخلاق اور مذہبی قدروں کی حدود کے اندر رہتے ہوئے عورت کے حقوق و فرائض کو متعین کیا۔ آپ نے مغربی تعلیم کا رعب قبول نہیں کیا۔ جدید مغربی نظریات کے مقابل پر آپ کا انداز فکر یہ

"نہ آئے ان کے گھر تک رعب دجال"

کی تصویر تھا۔ آپ نے جب بھی مغربی رجحانات کے مقابل پر (دینی) تعلیمات کی وضاحت کی اس میں کہیں بھی معذرت کا رنگ نظر نہیں آتا بلکہ ایک نمایاں احساس فوقیت پایا جاتا ہے اور آپ ہمیشہ اس یقین اور ایمان سے پر نظر آتے ہیں کہ جدید مغربی رجحانات آزادی کے نام پر عورت کے حقوق کی بحالی سے زیادہ اس کی ہلاکت کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔ دوسری طرف مشرقی تصورات اور قدامت پسند رجحانات سے بھی آپ ہرگز متاثر نظر نہیں آتے۔ مشرقی تصورات کو آپ نے مذہب کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا اور جہاں جہاں بھی یہ دیکھا کہ قومی اور ملکی رواج کے نتیجہ میں عورت کے وہ حقوق تلف کئے جا رہے ہیں جو قرآن اسے دیتا ہے تو بڑی جرأت اور پامردی کے ساتھ ان کی بحالی کی کوشش کی۔

آپ نے عورت کے حقوق کے ساتھ ساتھ اس کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ چنانچہ اس موضوع پر آپ کے ارشادات میں ایک دلکش توازن نظر آتا ہے جو (دینی) تعلیم کے مزاج کے عین مطابق ہے۔

آپ نے احمدی مستورات کو ایک مثبت پروگرام دیا۔ تاکہ ان کی توجہات کا رخ تعمیری مشاغل کی طرف پھر جائے اور انہیں یہ احساس دلایا کہ وہ معاشرہ کا ایک مفید اور لازمی جزو ہیں اور قومی تعمیر کے عظیم منصوبوں میں ان کا ایک مخصوص مقام ہے جسے نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

مشرقی عورت قومی کاموں میں حصہ نہ لینے کی بناء پر احساس محرومی اور احساس کمتری کا شکار ہو چکی تھی جس کے نتیجہ میں بہت سے غلط رجحانات پیدا ہو رہے تھے۔ اور آزادی کا مطلب محض یہ لیا جانے لگا تھا کہ ہر قسم کی پابندیوں سے بغاوت کرتے ہوئے عورت باہر گلیوں اور بازاروں میں نکل آئے۔ اور مردوں کے شانہ بشانہ ہر وہ کام کرنے لگے جس سے قبل ازیں وہ محروم کی جا رہی تھی۔ اس بے محابا اور غیر محدود آزادی کے نتیجہ میں بہت سی معاشی اور تمدنی برائیاں جنم لینے لگی تھیں اور مغربی تہذیب کا وہ پہلو سوسائٹی کے ایک ایسے حصہ پر غالب آ رہا تھا جس میں آزادی اور بے راہ روی ایک ہی چیز کے دو نام بن جاتے ہیں۔ اس صورت حال کا مقابلہ عملاً صرف اسی طریق سے ہو سکتا تھا کہ عورتوں میں تعمیری کاموں کا ذوق پیدا کیا جائے۔ اور انہیں اس دائمی اور سچی لذت سے آشنا کیا جائے جو محض نیکی اور خدمت کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔

پس آپ ہمیشہ عورتوں کے لئے خدمت اور قربانی کی نئی راہیں متعین کرتے رہے اور اپنے پرجوش اور ولولہ خیز خطابات سے ان کے دلوں میں خدمت کی ایسی لگن پیدا کر دی جس کی نظیر اس زمانہ کی کسی دوسری تنظیم میں نظر نہیں آتی۔ آپ کی اس عظیم اور حکیمانہ رہنمائی کے نتیجہ میں احمدی مستورات نے میدان عمل میں ایسے ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جو تاریخ احمدیت کے آسمان پر ہمیشہ روشن ستاروں کی طرح چمکتے رہیں گے۔ احمدی عورت میں یہ احساس پیدا ہوا کہ اس کا مقام محض گھر کی چار دیواری نہیں بلکہ (دین) اسے قومی خدمت کے ہر میدان کی طرف بلاتا ہے اور وہ محض مردوں کے پیچھے چلنے کے لئے نہیں بنائی گئی بلکہ اگر وہ چاہے تو نیکی کی دوڑ میں مردوں کو پیچھے چھوڑ سکتی ہے۔

ان تمام امور کو آپ نے کس طرح سرانجام دیا یہ ایک دلچسپ اور طویل حکایت ہے۔ جو آپ کے باون سالہ دور خلافت میں ورق ورق پر پھیلی ہوئی ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ حتی المقدور اختصار کے ساتھ آپ کے نظریات اور کوششوں کا ایک ایسا جامع مرقع پیش کر سکیں جس میں کوئی قابل ذکر امر نظرانداز نہ ہو۔

عورتوں کے حقوق کی حفاظت

(دینی) سوسائٹی میں عورت کے حقوق کی حفاظت کے سلسلہ میں آپ نے ہمیشہ ہر جہت سے کوشش فرمائی اور کوئی پہلو نظرانداز نہ ہونے دیا۔ بدقسمتی سے ہندوستان کی قومی روایات کے نتیجہ میں عورت اپنے بہت سے (دینی) حقوق سے محروم ہو چکی تھی اور بحیثیت بیوی بھی اس کے جذبات اور حقوق کو عموماً گھروں میں پامال کیا جاتا تھا۔ چونکہ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے افراد شروع میں اسی سوسائٹی سے نکل کر آتے تھے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو ان کی تربیت کرنے اور غلط رسوم سے آزاد کرانے میں غیر معمولی جدوجہد کرنی پڑی اور بار بار نصائح اور انتظامی اقدامات کے ذریعہ آپ نے انہیں عورت کے حقوق کی ادائیگی کی عادت ڈالی تاہم یہ مسئلہ آج بھی قابل توجہ ہے اور مسلسل کاوش کا محتاج ہے۔

عورت کے حقوق وراثت کی بحالی

ہندوستانی معاشرہ کی رو سے عورت کو جائیداد کے ورثے سے عام طور پر محروم کر دیا جاتا تھا اور چونکہ مغربی روایات بھی اس رسم کو تقویت دے رہی تھیں۔ اس لئے اس پہلو سے جماعت کی تربیت پر آپ نے خاص زور دیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"سلسلہ کو قائم ہوئے پچاس سال ہو چکے ہیں۔ کیا ہماری جماعت کے تمام لوگ لڑکیوں کو ترکہ میں سے ان کا حق دیتے ہیں؟ ہماری جماعت میں اسی فیصدی پنجاب کے لوگ زمیندار ہیں جن کے نمائندے اس وقت یہاں بیٹھے ہیں وہ اپنے آپ سے پوچھ لیں۔ کیا ان میں سے سب نے اپنی بہنوں کو ورثہ میں سے حصہ دیا۔ یہ کوئی ایسا حکم نہیں جس کے متعلق کسی قسم کا اختلاف ہو یا کسی اجتہاد کی ضرورت ہو۔ سب فرقوں کے لوگ اسے درست تسلیم کرتے ہیں اور نسلاً بعد نسلٍ اسے پہنچایا گیا ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1936ء ص 8)

پھر اس معاملہ میں خاندان حضرت مسیح موعود کا نمونہ پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

(حضرت مسیح موعود) کی وفات کے بعد اپنے خاندان کے لحاظ سے ہم نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ بہنوں کو حصہ دیا اور والدہ صاحبہ کا حصہ نکالا۔ اس وقت ایک سرکاری افسر آیا جس نے آکر کہا کہ آپ قانون کی رو سے ایسا نہیں کر سکتے۔ میں نے اسے کہا۔ اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو ہم

ایسی جائیداد اپنے پاس رکھنے کے لئے تیار نہیں اور اسے لعنت سمجھتے ہیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1936ء ص 8-9)

بعد ازاں ایک اور مجلس مشاورت پر نظارت اصلاح وارشاد کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"اصلاح وارشاد کے محکمہ کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام دوستوں کو اس امر کی تحریک کرتا رہے کہ وہ اپنی جائیداد سے شریعت کے مطابق اپنی لڑکیوں کو حصہ دیا کریں..... زمینداروں کو میں نے ایک دفعہ نصیحت کی تھی کہ وہ اپنی لڑکیوں کو اور بیویوں کو اپنی جائیداد سے حصہ دیا کریں اور مجھے یاد ہے کہ اس وقت بعض دوستوں نے اس پر عمل بھی کیا تھا مگر پھر وہ بھول گئے انہوں نے سمجھا کہ شاید خدا تعالیٰ کی خوشنودی صرف ایک سال کے لئے ہی ضروری ہے پھر اس کی ضرورت نہیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ص 1957ء ص 45 تا 47)

بیاہ شادی میں عورت کی رضامندی کا حق

بیاہ شادی کے معاملہ میں بھی عموماً غیر (دینی) رسم و رواج راہ پا گئے تھے۔ لڑکی کی رضامندی حاصل کرنا تو ایک دور کی بات تھی بعض اوقات لڑکیوں سے پوچھا تک نہ جاتا تھا بلکہ ماں باپ اپنی مرضی سے جہاں چاہتے اپنی اولاد کی شادیاں رچاتے تھے۔ آپ نے اس دستور کو بھی توڑ دیا اور جماعت میں یہ عادت ڈالی کہ لڑکوں ہی سے نہیں لڑکیوں سے بھی باقاعدہ اجازت حاصل کی جایا کرے اور اگر کوئی لڑکی ناپسند کرے تو اس کی مرضی کے خلاف شادی نہ کی جائے۔ ایسی صورتیں بھی بعض اوقات پیدا ہو جاتی ہیں کہ ماں باپ کسی ایک رشتے پر راضی ہوں لیکن لڑکی وہاں رضامند نہ ہو یا اس کے برعکس لڑکی کسی اور جگہ شادی کرنا چاہے اور ماں باپ کو اس پر تسلی نہ ہو۔ ایسی صورت میں آپ نے (دینی) تعلیم کے مطابق یہ طریق جماعت میں رائج فرمایا کہ ماں باپ کی طرح لڑکی کو بھی یہ حق ہو گا کہ وہ خلیفہ وقت یا قضاء کی طرف رجوع کرے۔

چنانچہ ایسی مثالیں موجود ہیں کہ ایسے اختلافات کا فیصلہ خلیفۂ وقت کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا اور خود آپ نے یا آپ کی نمائندگی میں قضاء نے دونوں طرف کے حالات پر غور کرنے کے بعد لڑکی اور خاندان کی بہبود کو مدنظر رکھ کر فیصلہ دیا۔

طلاق کی حوصلہ شکنی

آپ نے 1954ء کی مجلس شوریٰ میں جماعت کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے حسب ذیل الفاظ میں پرزور نصیحت فرمائی:۔

"شادی کے وقت کوئی شخص تمہیں مجبور نہیں کرتا کہ تم ضرور فلاں عورت سے شادی کرو۔ شریعت نے تمہیں یہ حق دیا ہے کہ شادی سے قبل تم لڑکی کو دیکھ لو اور اس کے متعلق تحقیقات کر لو۔ اور عورت کو بھی شریعت نے یہ حق دیا ہے کہ وہ خاوند کو دیکھ لے اور اس کے متعلق تحقیقات کر لے۔ لیکن جب تعلق قائم ہو جاتا ہے تو تمہیں ایک دوسرے کی ایسی باتیں برداشت کرنی پڑیں گی۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ جماعت کے بعض افراد بڑی آزادی کے ساتھ اس تعلق کو توڑنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ کوئی انصاف ہے؟ یہ تو عورت کو ذلیل کرنے کے مترادف ہے۔ قرآن کریم نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لوگوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ تم عورتوں کے ساتھ لیٹتے ہو اور پھر ان کے حقوق ادا نہیں کرتے یہ کتنی قابل شرم بات ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر تم مجبور ہو کر کسی عورت کو اپنے ازدواجی تعلق سے علیحدہ بھی کرنا چاہو تو اسے احسان کے ساتھ علیحدہ کرو۔ لیکن یہاں ایک مقدمہ دکھا دو جہاں خاوند یہ کہتا ہو کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں۔ اور مقرر کردہ مہر اسے دیتا ہوں.... اگر مجبور ہو کر بیوی خلع بھی کرائے تو قاضی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس کے خاوند سے مہر دلائے کیونکہ خاوند طلاق دینا چاہتا ہے لیکن مہر دینے پر راضی نہیں تھا۔ اس لئے اس نے بیوی کو خلع لینے پر مجبور کر دیا قاضی کا یہ حق ہے کہ وہ اس قسم کے خلع کو طلاق قرار دے کر بیوی کو اس کا مہر دلائے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1954ء ص 72، 73)

عورتوں کی تربیت

حضرت مصلح موعود کو مستورات کی تربیت اور ترقی کا خاص طور پر خیال رہتا تھا۔ یہاں تک کہ منصب خلافت پر فائز ہونے سے قبل بھی آپ حتی المقدور اس امر میں کوشاں رہے کہ احمدی مستورات اپنے مقام کو سمجھیں اور علم و فضل میں ہر جہت سے ترقی کریں۔ چنانچہ 1913ء میں الفضل کے سب سے پہلے پرچے میں آپ نے خصوصیت کے ساتھ مستورات کے لئے دو الگ کالم مقرر فرمائے اور ساتھ ہی اس احساس کا بھی ذکر کیا کہ اگرچہ دو کالم بہت کم ہیں لیکن عورتوں میں علمی دلچسپی پیدا کرنے کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔

عورتوں کا اوّلین مقام

مشرقی سوسائٹی میں یہ مقولہ آپ نے اکثر سنا ہو گا کہ "عورت کا اوّلین مقام گھر کی چار دیواری ہے" اس مقولہ میں جو لفظ مقام آتا ہے اگر تو اس کے معنی حقیقت میں مقام ہی لیا جائے۔ جس میں فرض منصبی کے علاوہ عزت و احترام کے معنی بھی پائے جاتے ہیں تو ہرگز یہ مقولہ کوئی قابل اعتراض مقولہ نہیں بلکہ قوموں کی تعمیر اور ترقی کے لئے حکمت اور معرفت سے لبریز ایک بیش بہا اصول پیش کرتا ہے لیکن افسوس کہ مشرقی

اصل کی پہچان FB کا نشان موٹاپے اور کولیسٹرول کی دشمن FB فائٹولیکا بیری

خشکی، سکری، کمزور بالوں کے لئے FB.PROTECTION-H ھیئر کیئر ٹانک

ہومیو پیتھک اور جنرل سٹورز سے نام لے کر طلب کریں

COMBINED FABRICS LIMITED

MANUFACTURERS & EXPORTERS OF QUALITY KNITTED GARMENTS

ATTA BUKSH ROAD (OFF BANK STOP)

17KM FEROZEPUR ROAD, LAHORE- PAKISTAN

TEL:(92 42)5820113-15, FAX: (92 42) 5820112

EMAIL:COMFAB@NEXLINX.NET.PK

محلولات کے بارے آپ اپنی گاڑی کے انجن اور گیئر بکس کی حفاظت کیسے کر سکتے ہیں

LIQUI MOLY

A German Produtt

ایم۔ او۔ ایس۔ ٹو اینٹی فیکشن MOS2 ANTIFRICTION

- پٹرول، ڈیزل اور موٹر آئل کا خرچ کم کرتا ہے۔
- اچانک انجن کے جام ہونے کا خطرہ ختم ہو جاتا ہے۔
- پچاس فیصد انجن کے پرزوں کی رگڑ ھائی میں کمی پیدا کرتا ہے اور انجن کے شور میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

ڈیزل سسٹم کلینر DIESEL SYSTEM CLEANER

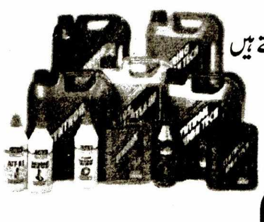

- انجیکٹر ٹپس کو جام ہونے سے روکتا ہے۔
- اس کیمیکل کے استعمال سے آپ انجن کو 30,000 کلومیٹر تک بحفاظت چلا سکتے ہیں
- ڈیزل پمپ، نوزل اور ہیٹر کو کھلوانے یا تبدیل کرانے کی ضرورت نہیں۔
- انجن کی تھرتھراہٹ کو ختم کرتا ہے اور ڈیزل کو 99.9 جلنے میں مدد دیتا ہے۔

Synthoil High Tech - 5 - W40 HD 15000 km
MOS2 Lechtlauf -10 W - 40 HD 12000 km
Turning High Tech 15 W 40 HD 10000 km

Environmental Protection Has Top Priority At LIQUI MOLY

A WAR AGAINST POLLUTION

9/224 Ferozpur Road, Muslim Town More, Lahore 54600 Pakistan

Fifty + Lubrication Motor Oil

Ph: 92-42- 756 6360
Fax: 92-42- 755 3273
E-mail: flmaisa@wol.net.pk

سوسائٹی میں "مقام" کے معنے زیادہ تر اسی قدر لئے جاتے ہیں کہ گویا گھر کی چار دیواری عورت کا قید خانہ ہے جہاں ایک جابر خاوند کے استبداد کے تحت لونڈیوں کی طرح زندگی بسر کرنا ہی عورت کا مقام ہے۔ لیکن حضرت مصلح موعود کے نزدیک مقام کے یہ معنی نہ تھے بلکہ اس سے آپ عورت کی اہم اور وسیع تر قومی نوعیت کی ذمہ داریاں مراد لیتے تھے جن کی ادائیگی کی صورت میں عورت ایک نہایت بلند اور رفیع الشان مقام کو پا لیتی ہے۔ آپ کے نزدیک عورت کا اصل مقام محض بچے پیدا کرنا اور پالنا ہی نہیں بلکہ بچوں کے کردار کی تعمیر ہے۔ نئی نسلوں کی استعدادوں کی بہترین نشوونما میں بھرپور حصہ لینا ہے ان کی ذہنی اور فکری اور عملی صلاحیتوں کو حسین سانچوں میں ڈھالنا ہے گویا (دینی) سوسائٹی میں عورت کو ویسا ہی کردار ادا کرنا ہے جیسے ایک انجینئر ایک آرکیٹیکٹ کے بنائے ہوئے نقشے کو عملی جامہ پہنانے میں ادا کرتا ہے۔ قرآن وسنت نے انسانی سوسائٹی کا جو حسین اور دلکش نقشہ پیش کیا ہے۔ اس کے مطابق آپ اگلی نسلوں کی تعمیر و تشکیل کی اولین ذمہ دار عورت ہی کو سمجھتے تھے خلافت پر فائز ہونے سے قبل بھی آپ کو اس امر کا بہت خیال رہتا تھا۔ چنانچہ بحیثیت مدیر الفضل آپ نے اس موضوع پر جو کچھ لکھا اس میں سے چند اقتباسات ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔

فرماتے ہیں۔

"جو ماں اپنے بچے کو صبح کے وقت نہیں اٹھانے دیتی اور اس کی نیند کو نماز سے افضل سمجھتی ہے۔ جو روزہ سے اسے اس لئے روکتی ہے کہ لڑکے کو تکلیف نہ ہو۔ جو اپنے بچے کے کان میں قرآن شریف کی مبارک آواز کبھی نہیں پہنچاتی۔ جس کی زبان پر (دین) کا نام بھی کبھی نہیں آتا۔ اگر اس کی اولاد دین سے بے بہرہ رہے تو اس میں کیا تعجب ہے۔ اس پر حیرت کی کیا وجہ ہے۔ بلکہ اس کا بچہ دیندار ہو تو ایک غیر معمولی بات ہے۔"

(الفضل 19 جون 1913ء)

لیکن اس خستہ حالت کی اصل ذمہ دار عورت نہیں تھی بلکہ اس صورت حال کے اصل ذمہ دار مرد تھے۔ جنہوں نے مناسب رنگ میں اپنی عورتوں کی طرف توجہ کرنے کی بجائے ایک غیر (دینی) جابرانہ رویہ اختیار کئے رکھا۔ اس ضمن میں آپ نے فرمایا:۔

"مرد عورتوں کی غلطی پر لٹھ لے کر مارنے پر تو تیار ہو جاتے ہیں لیکن ان کی اصلاح کی فکر بالکل نہیں کرتے حالانکہ ان کی اصلاح کی ذمہ داری خدا نے ان پر رکھی تھی اور اب عورتوں کی گری ہوئی حالت اور نئی نسلوں کی دین سے بے تعلقی کے یہی ذمہ دار ہیں۔"

(الفضل 19 جون 1913ء)

عورت کا منصب آپ کے اپنے الفاظ میں

1914ء میں جب آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر مستورات سے جو آپ نے خطاب فرمایا وہ عورت کے مقام کے بارہ میں آپ کے نظریات اور عورت کی ترقی کے سلسلہ میں آپ کی دلی تڑپ اور تمناؤں کا آئینہ دار ہے آپ نے فرمایا:۔

"عورتوں نے اپنے آپ کو خود ہی ذلیل اور کم درجہ سمجھ لیا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے تو ان کو بھی آدمی پیدا کیا تھا.... کان دل' زبان جو علم کے حصول کے لئے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے ویسے ہی دیئے ہیں جیسے مردوں کو۔ انہوں نے خود ہی سمجھ رکھا ہے کہ ہم کچھ نہیں کر سکتیں۔ کم علم ہیں۔ ناقص العقل ہیں۔ یہ خیالات غلط ہیں۔ تم اپنی اولادوں پر رحم کرو انہیں دین سکھاؤ۔ کیونکہ پہلا مدرسہ والدہ کی گود ہے۔ اپنے خاوندوں۔ اپنے بھائیوں۔ اپنے بیٹوں کو مجبور کرو کہ وہ تمہیں اللہ کی کتاب سکھائیں۔ (دین) کے لئے دل میں درد پیدا کرو..... کیا تم سکھ کی نیند سوؤ گی اگر تمہارا کوئی بچہ پڑا تڑپ رہا ہو۔ اسی طرح (دین) پیاسا بھوکا تڑپتا ہے۔ اس کی خبر گیری کرو.... تم خدا کے لئے اپنے اندر (دین) کے لئے درد پیدا کرو۔ آنحضرت ﷺ کے وقت عورتوں نے ایسی نمایاں کامیابیاں حاصل کی تھیں کہ بڑے بڑے مرد ان پر فخر کرتے تھے۔ قریباً نصف احادیث کی بیان کرنے والی عورتیں ہی ہیں۔ سو اگر تم کرنے لگو تو بڑے بڑے عظیم الشان کام اب بھی کر سکتی ہو۔"

(الفضل 3 جنوری 1915ء ص 8 کالم 3)

پھر ایک اور موقع پر فرمایا:۔

"یاد رکھو کہ کوئی دین ترقی نہیں کر سکتا جب کہ عورتیں ترقی نہ کریں۔ پس (دین) کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ تم بھی ترقی کرو۔ عورتیں کمرہ کی چار دیواروں میں سے دو دیواریں ہیں اگر کمرہ کی دو دیواریں گر جائیں تو کیا اس کمرہ کی چھت ٹھہر سکتی ہے۔"

(الفضل 22 جنوری 1923ء)

مساوات کے نتیجہ میں عائد ہونے والی ذمہ داریاں

عورت اور مرد کے درمیان مساوات کے کیا معنے ہیں اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے عورتوں کو ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا جو اس نظریۂ مساوات کے نتیجہ میں ان پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

"دین کے معاملہ میں مرد اور عورتیں دونوں یکساں جوابدہ ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ دین کی اشاعت میں دونوں حصہ لیں اور جب تک دونوں حصہ نہ لیں اس وقت تک خدا تعالیٰ کی پوری برکت ان پر نازل نہیں ہو سکتی......

وقت گزر رہا ہے۔ مگر کام جس رفتار سے ہونا چاہئے اس سے نہیں ہو رہا.... پس عورتیں اور مرد پہلے اپنی درستی کریں اور پھر دوسرے لوگوں تک دین کو پہنچائیں۔"

(الفضل 15 مارچ 1920ء)

ایک خطبہ جمعہ کے دوران آپ نے اس مضمون پر مزید روشنی ڈالی اور مغربی طرز کی آزادی کی مذمت کرتے ہوئے اسے اشاعت دین کی راہ میں روک قرار دیا۔ اور احمدی عورت کو اس ذمہ داری کی طرف متوجہ کیا جو (دین) اس پر عائد کرتا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"ویسے تو (دین) نے بھی عورتوں کو آزادی دی ہے لیکن ان کی مغربی رنگ کی آزادی ان کے احمدیت قبول کرنے میں مانع ہے اور جب آزادی عورت کے احمدیت قبول کرنے میں مانع ہوتی ہے تو ماں کے جو اولاد پیدا ہوتی ہے اسے بھی وہ احمدیت کے قبول کرنے سے روکتی ہے۔ اس طرح وہ اپنے خاوند کو بھی احمدیت قبول کرنے سے روکے گی کیونکہ اگر وہ احمدیت کو قبول کرے تو اس کی آزادی میں فرق آجائے گا۔

(خطبہ جمعہ 14۔ اکتوبر 1948ء مطبوعہ الفضل 26۔ اپریل 1950ء)

احمدی عورت سے آپ کی توقعات

آپ احمدی خاتون سے صرف یہی توقع نہیں رکھتے تھے کہ وہ خود (دینی) ضابطۂ اخلاق کی پابندی کرے بلکہ مردوں سے بڑھ کر اس پر یہ ذمہ داری عائد کرنا چاہتے تھے کہ وہ ازخود دوسری مستورات سے بھی (دینی) ضابطۂ اخلاق کی پابندی کروائے۔ اس ضمن میں حسب ذیل اقتباس احمدی عورت سے آپ کی توقعات کا مظہر ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"عورتوں سے مصافحہ کرنے کی رسم کو اب چھوڑنا چاہئے اور خود عورتوں کے اندر یہ احساس پیدا کرنا چاہئے کہ وہ اس سے بچیں جب عورتوں کی ایک ایسی جماعت تیار ہو جائے گی تو وہ خود دوسروں کو سنبھال لے گی۔ یاد رکھیں کہ عورتوں کے اندر ایمان کی ایک خاص مناسبت ہے۔ ایک دو مخلص عورتوں کو خوب سمجھا کر وہ باتیں جو عورتوں سے متعلق ہیں ان کے دلوں میں خوب رچا دیں۔ پھر دیکھیں کہ وہ کس طرح سیف مسلول بن کر دوسری عورتوں کو اپنا ہم خیال بنا لیتی ہیں۔ یہ کام بغیر عورتوں کی مدد کے نہ ہو گا۔"

(الفضل 25 جنوری 1923ء ص 5)

انداز تربیت اور ٹھوس عملی پروگرام

آپ کا طریق تربیت پر حکمت اور پر سوز تھا۔ آپ کی نصائح میں درد بھی تھا اور گہری حکمت بھی پائی جاتی تھی۔ آپ محض نصیحت ہی نہ کرتے بلکہ ٹھوس اور واضح استدلال کے ساتھ اس کی حکمت اور افادیت بتا کر ذہنوں کو قائل کرتے۔ آپ کی باتیں خلوص میں ڈوبی ہوئی ہوتیں جو قلوب کو متاثر کرتیں اور جذبات میں ایک نیک ہیجان پیدا کر دیتی تھیں۔ ع

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بردل

آپ نے احمدی عورت کے اخلاق کی تعمیر کے لئے محض زبانی نصائح پر انحصار نہ کیا بلکہ ایسے عملی پروگرام دیئے اور ان پر عمل کروایا جس کے نتیجہ میں انہیں نیک کاموں سے ذاتی محبت پیدا ہو گئی اور وہ اس ابدی صداقت سے اچھی طرح آشنا ہو گئیں۔ کہ حقیقی اور دائمی اور غیرفانی پاکیزہ لذت خدمت دین اور خدمت خلق کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔

احمدی خواتین سے ایک منفرد قربانی کی تحریک

عورتوں میں خدمت دین کا جذبہ پیدا کرنے کے بعد آپ نے ان پر خدمت دین کی بھاری قومی ذمہ داریوں کا بوجھ اس توقع اور یقین کے ساتھ ڈالا کہ وہ اسے بشاشت قلب کے ساتھ قبول کریں گی اور تمام توقعات پر پوری اتریں گی۔ چند سالہ تربیت کے بعد ہی آپ نے جان لیا تھا کہ اب وقت آچکا ہے کہ احمدی عورت کے کردار کو یورپ کی آزاد قوموں کے سامنے (دین) کی نمائندگی میں ایک نمونہ کے طور پر پیش کیا جا سکے۔ چنانچہ 1923ء میں جب جرمنی میں پہلا خدا کا گھر بنانے کا سوال پیدا ہوا تو آپ نے مستورات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میرا یہ منشاء ہے کہ جرمنی میں (بیت الذکر) عورتوں کے چندہ سے بنے کیونکہ یورپ میں لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم میں عورت جانوروں کی طرح سمجھی جاتی ہے۔ جب یورپ کو یہ معلوم ہو گا کہ اس وقت اس شہر میں جو دنیا کا مرکز بن رہا ہے اس میں احمدی عورتوں نے جرمنی کے بھائیوں کے لئے (بیت الذکر) تیار کروائی ہے تو یورپ کے لوگ اپنے اس خیال کی وجہ سے جو (احمدی) عورتوں کے متعلق ہے کس قدر شرمندہ اور حیران ہوں گے اور جب وہ اس (بیت الذکر) کے پاس سے گزریں گے تو ان پر ایک موت طاری ہو گی اور (بیت الذکر) باآواز بلند ہر وقت پکارے گی کہ پادری جھوٹ بولتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ عورت کی (دین) میں کچھ حیثیت نہیں۔"

(الفضل 8 فروری 1923ء ص 8)

احمدی عورت ان توقعات پر کس طرح پوری اتری' یہ ایک طویل ایمان افروز داستان ہے جس کی تفصیل بیان کرنے کا یہ موقع نہیں۔

نیکی کی عادت ڈالنا

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم فرمائی۔ تو مستورات میں بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی پیدا کرنے سے متعلق بعض ہدایات دیں فرمایا:۔

"غرباء کی ہمدردی بھی ایک ضروری بات ہے اس کے دو طریق بہت عمدہ ہیں۔ بیوہ اور غریب عورتوں کی دعوت لجنہ کی طرف سے ہوا کرے اور اپنے ہاتھوں سے سب کام کریں اور ان کے ہمراہ بیٹھ کر کھاویں تاکہ ان کے دل پر محبت کا اثر ہو۔ اس طرح تکبر کے کیڑے کو نکال دو۔ یتیم بچوں کو ٹی پارٹیاں دی جاویں وہ محبت کے طالب ہوتے ہیں۔ ان سے محبت و شفقت کا سلوک کیا جاوے۔ اس طرح سے مایوسی اور بداخلاقی دور ہو جاوے گی۔"

(احمدی خاتون فروری 1923ء)

اسی سال مشاورت کے موقع پر اس حصۂ مضمون کو دہراتے ہوئے آپ نے اپنی جماعت کے سامنے لجنہ کا جو پروگرام رکھا اس میں خدمت خلق کو خاص اہمیت دی۔ آپ نے فرمایا۔

"اس کی (یعنی لجنہ اماء اللہ کی) ممبر مستورات خواہ وہ امیر ہوں یا غریب مل کر کھائیں اور پھر یتامیٰ اور غرباء کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلائیں اور ان کی خدمت کریں۔ یتیم بچے جو کسی جماعت کا اچھا حصہ بن سکتے ہیں جب وہ ہر طرف سے سختی اور بے مہری دیکھتے ہیں تو ان کے دل سے محبت اور نرمی غائب ہو جاتی ہے۔ پس جب وہ ان کو بلائیں گی ان کی خدمت کریں گی اور ان سے حسن سلوک سے کام لیں گی تو ان میں بھی اچھے احساسات پیدا ہوں گے اور ان کی آئندہ زندگی درست ہو جائے گی۔ دل پر اثر ڈالنے والی اس قدر تقریر نہیں ہو سکتی جس قدر حسن سلوک ہو سکتا ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1923ء ص 17-18)

آپ کی سیرت کا یہ خاص پہلو ہے کہ آپ محض ہدایات جاری کرنے پر اکتفانہ فرماتے تھے بلکہ ہمیشہ اس کی نگرانی فرماتے کہ ان ہدایات پر باحسن طریق عمل شروع ہو چکا ہے یا نہیں۔ چنانچہ لجنہ کو یہ ہدایت دینے کے بعد اس کا آغاز بھی خود اپنی نگرانی میں کروایا اس واقعہ کا ذکر حضور کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

"آج لجنہ کا ایک تمدنی جلسہ میں نے کرایا ہے اس میں بیوہ عورتوں کو دعوت دی گئی ہے اور لجنہ کی ممبروں ہی نے سب کام اپنے ہاتھ سے کیا ہے کسی نے کھانا پکایا اور کسی نے ہاتھ دھلائے۔ پھر سب نے باہم مل کر کھانا کھایا.......

ایسا ہی اب میرا ارادہ ہے کہ ایک جلسہ لجنہ کی ممبروں سے یتامیٰ کی دعوت کا کرائیں.... یتامیٰ کے اندر جو جذبات محبت اور پیار کے ہوتے ہیں وہ دب جاتے ہیں کیونکہ والدین کا سایہ سر پر نہیں ہوتا وہ کس سے محبت کا اظہار کریں۔ اس لئے اس طریق پر جب یہ بیبیاں ان بچوں کو اپنے پاس بٹھا کر ان سے محبت اور پیار کا برتاؤ کریں گی اور ان کو بہلائیں گی تو وہ دبے ہوئے جذبات پھر زندہ ہو جائیں گے اور اس سے ان کی اخلاقی قوتوں پر بھی اثر پڑے گا۔"

(الحکم 7 فروری 1923ء ص 2)

(ماخوذ از سوانح فضل عمر جلد اول)

بقیہ صفحہ 4

دیکھتے تو جس گدیلے پر آپ بیٹھے ہوتے۔ اس میں سے آدھا خالی کر کے فرماتے میاں آگے تشریف لائیے اس پر حضرت میاں صاحب آپ کے ارشاد کی تعمیل میں آپ کے پاس بیٹھ جاتے آپ کے دوسری طرف حضرت میاں بشیر احمد صاحب بیٹھا کرتے تھے۔

(حیات نور ص 591)

انتہائی ادب سے مخاطبت

مولانا ظہور حسین مجاہد بخارا بیان فرماتے ہیں

ایک دن جب حضور (حضرت خلیفہ اول) درس دے چکے تو مجھے فرمایا کہ تم بیٹھے رہو۔ آپ نے ایک خط لکھا۔ اور سادہ لفافہ میں ڈال کر فرمایا کہ میاں محمود احمد صاحب کو دے آؤ میں نے وہ خط لے لیا۔ جب میں (بیت) مبارک کے نیچے مسقف حصے پر پہنچا تو میرے دل میں خیال آیا کہ میں پڑھ تو لوں کہ کیا لکھا ہے جب میں نے پڑھا تو میری حیرانی کی حد نہ رہی کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت میاں صاحب کو اس طرح ادب اور محبت سے مخاطب کیا ہوا تھا۔ جس طرح کسی بڑے بزرگ کو مخاطب کیا جاتا ہے مجھے اس وقت خیال آیا کہ اوہو حضرت میاں صاحب کا اتنا بڑا مقام ہے اس خط کا یہ مضمون تھا کہ بازار میں بعض احمدیوں کے جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح کر دے۔

(حیات نور ص 592)

Use 3D Hologram Stickers and save your valuable products from imitations

HOLOGRAMS PAKISTAN

129-C, Rehmanpura, Lahore. Ph: 759 0106, Fax: 759 4111, Email: qaddan@brain.net.pk

کوالٹی بانس سٹور

ایوب چوک جھنگ صدر

فون دوکان 047-620988-P.P

ڈیلرز: سام سنگ' لومیز' سونی ٹی وی و فرج' کینڈی ڈیپ فریزر۔ ہائی سپر واشنگ مشین' ایڈمرل کوکنگ رینج' گیزر' ٹی وی ٹرالی' الیکٹرونکس کی تمام معیاری مصنوعات سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں

انعام الیکٹرونکس

بالمقابل رحیم ہسپتال گوجر خاں

پروپرائٹر: خواجہ احسان اللہ

فون آفس (0571) 510086-510140

رہائش 512003

العطاء جیولرز

DT-145-C کری روڈ

ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی

پروپرائیٹر۔ طاہر محمود

4844986

BOOK POINT

Commercial Area

Chaklala Scheme No. 3

Rawalpindi - Ph. 504262

Prop: Syed Munawwar Ahmad

نیو راحت علی جیولرز

اکبر بازار شیخوپورہ

فون دکان 53181

فون رہائش 53991

7 سنگھار سنٹر

میکیگن روڈ۔ دی مال لاہور

فون دکان 7320977

فون رہائش 5161681

الفضل روم کولر اینڈ گیزر

نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔

265/16B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک

ٹاؤن شپ لاہور۔ فون 5114822-5118096

برانچ: اقصیٰ روڈ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ 212038 P.P

جدید اور فینسی' مدراسی' اٹالین' سنگاپوری' اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں زیورات انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق بغیر ٹانکے کے تیار کئے جاتے ہیں

الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ

AFJ

پروپرائٹرز:۔ عبدالستار۔ سفیر احمد

فون دوکان 0432-592316 فون رہائش: 586297-551179

ای۔میل:۔ Alfazal@skt.comsats.Net.Pk.

NE NATIONAL ENGINEERS

National Engineers is a marketing & engineering organization with offices in Lahore, Karachi, Islamabad. Since its inspection in 1982, **National Engineers** has been a pioneer in introducing new technologies in the following fields / products:

Telecommunications / Computer Networking
* Structure Cabling
* Jointing Material
* Cabinets
* Pairgain System 2N1 & 4N1
* Complete outside plant testing solution
* Computerized fault management system
* Wide Area Networking (WAN) solutions
* Local Area Networking (LAN) solutions
* Vast (DAMA)
* Meteor Burst Communication
* SCADA systems
* FM stereo transmitter
* Medium wave transmitters
* Complete line of studio equipments

Civil Engineering
* Geo - textile
* Geo - membrane
* Trenching equipment
* Geotechnical instrumentation
* Geophysical instruments
* Geographic information system software

Highways
* Weigh-in-motion scale
* Static profilolometer
* Traffic counters
* Pavement marking materials
* Road studs
* Bridge inspection equipment
* Pile integrity tester

Agriculture
* Seed processing plants
* Colour sorting machine
* Oil extraction plants
* Acid delinting plants
* Nurseries implements
* Bio-technology
* Tissue cultural equipments
* Harvesting & sowing equipment
* Cotton ginning plants
* Rice processing plants

Services
* Educational services
* Consultancy services
* Microsoft training & certification

National Engineers has developed this wide range of products over a period of 16 years. In these 16 years we are proud to have a team which markets, supplies, Installs, commissions and provides after sales services and support services round the clock. Having such a unique range of products and a nice market. National Engineers is destined to a potentially brighter future.

Visit our Web Page at http://www.ne.com.pk

HEAD OFFICE
90-Bank Square Market, Model Town Lahore
Ph: 92 (042) 5860408-5834546-5880090
FAX: 92 (042) 5835572.
Email:lhr@ne.com.pk

ISLAMABAD BRANCH
H.No.3, St.No.33, F-6/1, Islamabad.
Ph: 92 (051) 272198-823305
FAX: 92 (051) 272034
Email:isb@ne.com.pk

KARACHI BRANCH
10-Hiltop Arcade, 2nd Floor Gizri Boulevard, D.H.S. Phase 4, Karachi.
Ph: 92 (021)5875604-5, FAX: 92(021)5875605
Email:khi@ne.com.pk

محترم راجہ منیر احمد خان صاحب نائب وکیل المال اول تحریک جدید

ہے خواہش میری الفت کی تو اپنی نگاہیں اونچی کر ☆ تدبیر کے جالوں میں مت پھنس کر قبضہ جا کے مقدر پر

سیدنا حضرت مصلح موعود اور مطالبات تحریک جدید

آپ نے ان مطالبات کو جس غیر معمولی شان کے ساتھ اپنی ذات میں پورا فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تحریک جدید کی عظیم سکیم کا آغاز 1934ء میں ہوا۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود نے اس غیر معمولی تحریک کو پیش کرنے کے موقع کو اپنی زندگی کی بہترین گھڑیوں میں سے تعبیر فرمایا۔

آپ فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک اہم کامیابی تحریک جدید کو عین وقت پر پیش کر کے مجھے حاصل ہوئی اور یقیناً میں سمجھتا ہوں جس وقت میں نے یہ تحریک کی وہ میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقع تھا اور میری زندگی کی ان بہترین گھڑیوں میں سے ایک گھڑی تھی جبکہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی"

(الفضل 8 فروری 1936ء)

تحریک جدید کے بابرکت ہونے پر رویا و کشوف اور الہامات

سیدنا حضرت المصلح الموعود کے ذریعہ جس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھی گئی اس کے بابرکت اور منجانب اللہ ہونے پر بکثرت رویا و کشوف اور الہامات نے گواہی دی چنانچہ ایک موقع پر اس شہادت کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

"بیسیوں رویا و کشوف اور الہامات اس تحریک کے بابرکت ہونے کے متعلق لوگوں کو ہوئے۔ بعض کو رویا میں (بزرگ) نے بتایا کہ یہ تحریک بابرکت ہے اور بعض کو حضرت مسیح موعود نے بتایا کہ یہ تحریک بابرکت ہے اور بعض کو الہامات ہوئے کہ یہ تحریک بہت مبارک ہے۔ غرض یہ ایک ایسی تحریک ہے جس کے بابرکت ہونے کے متعلق بیسیوں رویا و کشوف اور الہامات کی شہادت موجود ہے۔"

(الفضل 21 دسمبر 1939ء)

سادہ زندگی بسر کرنے کا مطالبہ اور حضور کا اپنا نمونہ

تحریک جدید کا مطالبہ سادہ زندگی بسر کرنے کے ذیل میں بالخصوص حضور نے خوراک اور لباس میں سادگی اختیار کرنے پر بہت زور دیا اور اپنے عمل سے ایسا عظیم الشان نمونہ قائم فرمایا جو مشعل راہ کا کام دیتا رہے گا۔ لباس کے بارے میں حضور نے یہاں تک کفایت شعاری کی کہ چار سال کے عرصہ میں قمیصوں کے لئے کپڑا نہیں خریدا اور تحریک کے آغاز سے پہلے کی قمیصیں سنبھال سنبھال کر استعمال کیں بطور تحفہ اگر کوئی کپڑا آ گیا تو اس سے چند قمیصیں بنوا کر گزر اوقات کیا۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت المصلح الموعود کا بیان فرمودہ ذیل کا واقعہ حضور کی لباس کے معاملہ میں سادگی کی عکاسی کرتا ہے۔

فرمایا "کل ہی ایک عجیب اتفاق ہوا جس پر مجھے حیرت بھی آئی۔ ایک دوست ملنے آئے اور انہوں نے ایک تحفہ دیا کہ فلاں دوست نے بھیجا ہے۔ وہ ایک کپڑے کا تھان تھا۔ اس کے ساتھ ایک خط تھا جس میں اس دوست نے لکھا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ آئے ہیں اور کہا ہے کہ قمیصوں کے لئے کپڑے کی ضرورت ہے بازار سے لا دو۔ اس پر میں نے دریافت کیا کہ آپ صاف کپڑا پسند کرتے ہیں یا دھاری دار؟ آپ نے اس کا کوئی جواب لفظوں میں تو نہیں دیا۔ لیکن میرے دل پر یہ اثر ہوا کہ دھاری دار آپ کو پسند نہیں اور اس خواب کو پورا کرنے کے لئے میں یہ کپڑا بھیجتا ہوں۔ میں نے وہ تھان لا کر گھر میں دیا کہ کسی نے بھیجا ہے اور اس سے قمیصیں بنوائی جائیں۔ انہوں نے اسے لے کر کہا کہ الحمدللہ چار سال کے عرصہ میں آپ نے قمیصوں کے لئے کپڑا نہیں خریدا تھا اور آپکی پہلی قمیصیں ہی سنبھال کر اب تک کام چلایا جا رہا تھا یا ایک دو قمیصوں کے کپڑوں سے جو کوئی تحفہ کے طور پر دے جاتا تھا۔ اب یہ مشکل دور ہوئی۔ تو خود میں نے کپڑوں میں بہت احتیاط سے کام لیا ہے۔" (الفضل 2 دسمبر 1938ء)

پھر آنے والے زائد از ضرورت تحائف کے بارہ میں بھی آپ نے ہدایت دے رکھی تھی کہ وہ غریبوں کو بھجوا دیئے جایا کریں چنانچہ انہیں دنوں خود ہی بتایا۔

"میں نے ہدایا کو استعمال کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ مگر جب وہ میرے سامنے لائے جاتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ ایک سے زیادہ چیزیں کیوں ہیں؟ کہا جاتا ہے کہ یہ کسی نے تحفۃً بھیج دیا تھا۔ تو میں کہتا ہوں کہ ہمارے تعلقات تو ساری جماعت سے ہیں۔ اس لئے ہمارے ہاں تو ایسی چیزیں روز ہی آتی رہیں گی۔ اس لئے جب ایسی چیزیں آئیں تو کسی غریب بھائی کے ہاں بھیج دیا کرو۔ ضروری تو نہیں کہ سب تم ہی کھاؤ۔ اس سے غرباء سے محبت کے تعلقات بھی پیدا ہو جائیں گے اور ذہنوں میں ایک دوسرے سے انس ہو گا۔" (الفضل 17 جنوری 1935ء)

موعود بیٹا

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

حضرت المصلح الموعود ذاتی طور پر کتنی سختی سے مطالبات تحریک جدید پر کاربند رہے اس کا کچھ اندازہ حضرت سیدہ مہر آپا (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) کے درج ذیل بیان سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ آپ تحریر فرماتی ہیں۔

"ڈلہوزی کا واقعہ ہے کہ آپ میز پر کھانا کھانے کے لئے تشریف لائے۔ تھوڑی دیر میں کیا دیکھتی ہوں کہ آپ خاموشی سے بغیر کھانا کھائے اپنے کمرے میں چلے گئے ہیں۔ میں کچھ نہ سمجھ سکی کہ آپ کی ناراضگی کی وجہ کیا ہے؟ سب حیران تھے کہ اب پھر تمام دن فاقہ سے رہیں گے اور کام کی اس قدر بھرمار ہے کہیں آپ کو ضعف نہ ہو جائے۔ آخر میرے پوچھنے پر حضرت بڑی آپا جان (امی جان) نے بتایا کہ حضرت اقدس نے اپنے کمرے میں جا کر چٹ بھجوائی ہے کہ میں نے تحریک جدید کے ماتحت روکا ہوا ہے کہ میز پر صرف ایک ڈش ہوا کرے۔ آج میں نے ایک کی بجائے تین ڈش دیکھے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ میں کھانا ہرگز نہ کھاؤں گا۔" (الفضل 26 مارچ 1966ء)

تحریک جدید کا مطالبہ 'مالی قربانی میں حضور کا حصہ

تحریک جدید کے مالی جہاد میں سیدنا حضرت المصلح الموعود نے ذاتی طور پر جس شان سے حصہ لیا اس کا اندازہ اس مالی قربانی سے بخوبی کیا جا سکتا ہے جو حضور نے تحریک جدید کے آغاز سے لے کر اپنی وفات تک پیش فرمائی نیز اس عظیم الشان مالی قربانی کا سلسلہ حضور ہی کے نام سے تا حال بغیر کسی وقفہ اور تعطل کے جاری ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود نے 1934ء تا 1965ء مبلغ دو لاکھ چون ہزار چار صد اڑتالیس روپے (-/254448 روپے) چندہ تحریک جدید ادا فرمایا اس کے علاوہ وقف جائیداد کے مطالبہ پر عمل کرتے ہوئے ایک نہایت قیمتی ذاتی جائیداد ملکیتی -/1,52,7,00 روپے بطور عطیہ تحریک

ہر قسم کے پھول اور پھل دار پودے دستیاب ہیں
گرین ہومز نرسری فارم
شوگر ملز روڈ - منڈی بہاؤالدین
پروپرائٹر: عبدالمجید کاکا

ظفر فرنیچر مارٹ (رجسٹرڈ)
فضل الٰہی روڈ کھاریاں
پروپرائٹر: منظور احمد کھوکھر
شوروم 511983
رہائش 511244

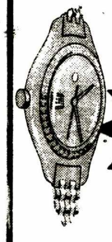

تمام امپورٹیڈ گھڑیوں کا مرکز
ماسٹر واچ کمپنی
سیل اینڈ سروسز
5سخی پلازہ.مین بیولوارڈ
ڈیفنس سو سائٹی روڈ لاہور
فون 6664690

ماؤنٹین بائیکل پاکستانی و امپورٹیڈ نئی بائیکل و سپئیر پارٹس
لندن سائیکل سٹور
مول چند سٹریٹ نیلا گنبد۔ لاہور
فون آفس 042-7312950

اعتماد کا نام
کوئٹہ الیکٹرونکس
سونی کلر ٹی وی کے با اختیار ڈیلر - حکیم آرکیڈ
دوکان نمبر 6 بالمقابل حبیب بینک حسین آگاہی روڈ ملتان
پروپرائٹر: چوہدری تجمل اشفاق
فون 580334 فیکس 583568

مرغیوں اور حیوانات کی معیاری امپورٹڈ ادویات کا مرکز
گریس فارما (پاک)
79 اپر فلور چوبرجی سنٹر ملتان روڈ لاہور
فون 7419883-84
Email: basit@icpp.icci.org.pk

We Serve you Better
کارنر شاپ
نیو پنجاب جنرل سٹور
کھاریاں کینٹ
پروپرائیٹر: مبشر احمد ☎05771-510699

LIBRA
COMMUNICATION SYSTEMS
* Computer Software Develop & Training Institute of Information Technology
* Computer Hardware Sales,Service, Accessories & Upgradation.
* Hitech Satellite & Microwave Communication Equipment & Accessories
11. Waraich Plaza F-10 Markaz Islamabad.
Ph:051-292396, FAX:051-292396
Email: libracomm@hotmail.com

زاہد اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید و فروخت کا مرکز
10 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 5415592-441210-7831607
0300-458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری زاہد فاروق

NAZAR ALI QASIM ALI
JAMICA GARMENTS
MANUFACTURERS OF CHILDREN GARMENTS
FACTORY: PLOT No. 7, BLOCK No. 1, YASEEN ROAD, KAREEM PARK LHR Ph: 7723838
SHOP: AFZAL PLAZA FIRST FLOOR NEAR RANG MAHAL CHOWK. LHR Ph: 7669955-7639540

MUJTABA INTERNATIONAL
Exporter of Textiles, Leather, and Sports products
284-w, Defence Society, Lahore Pakistan
Tel: (92-42) 6668281, 5724654, 5823482
Fax: (92-42) 5730970 Email: mujtaba-99 @ yahoo.com

SAMI SONS
سمیع سنز
فرنس آئل' کیروسین آئل'
ہائی سپیڈ ڈیزل'
لائٹ ڈیزل آئل' لبریکینٹس
ڈسٹری بیوٹرز برائے:
شیل پاکستان لمیٹڈ
فون 7722756-7728001-7725461
فیکس 7727906-7726944 بادامی باغ لاہور

M. MOOSA & SONS 100 YEARS ESTB. 1901
ایم موسیٰ اینڈ سنز
پروپرائیٹرز:
مظفر احمد ناگی - طاہر احمد ناگی
ڈیلرز:۔ ملکی وغیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بے بی آرٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور
فون: 7244220

تمام امپورٹڈ ورائٹی بغیر ٹانکے کے KDM سے تیار شدہ' مدراسی' سنگاپوری'
اٹالین بحرینی جیولری کی خریداری کے لئے تشریف لائیں۔
نیو احمد جیولرز
گلا چوک شہیداں سیالکوٹ
NAJ
پروپرائٹر: محمد احمد توقیر
فون دوکان 0432-587659
فون رہائش 586297-589024 موبائل فون 7348235(0303)

جدید کو عنایت فرمائی گویا مجموعی طور پر چار لاکھ سات ہزار یکصد اڑسٹھ روپے (407168 روپے) اس زمانہ میں آپ نے چندہ ادا فرمایا جو یقیناً آج کا کروڑھا روپیہ بنتا ہے۔!

سیدنا حضرت المصلح الموعود کا اپنی زندگی میں آخری سالانہ وعدہ تحریک جدید -/12500 روپے تھا۔ (جو آج کا لاکھوں روپیہ بنتا ہے) اور یہ چندہ بھی آج تک ادا ہو رہا ہے بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر آپ کے اہل خاندان و احباب کی طرف سے ادائیگی ہو رہی ہے۔ اس طرح حضور کی وہ مقدس خواہش بھی بطریق احسن پوری ہو رہی ہے کہ اعلائے کلمۃ اللہ کا جو بھی کام ہو اس میں حضور کا حصہ ہو اور وہ حضور کے ہاتھوں سے انجام پائے۔

(سوانح فضل عمر جلد 3 صفحہ 332)

حضرت المصلح الموعود اور مطالبہ وقف اولاد

وقف زندگی کے بارہ میں حضور کا ارشاد ہے۔

"ایمان کی کم سے کم علامت یہ ہونی چاہئے کہ ہر خاندان ایک لڑکا دے۔"

(الفضل 10 جنوری 1945ء)

سیدنا حضرت المصلح الموعود نے اپنے سب بچوں کو مستقل طور پر وقف فرما دیا اور اپنی جیب سے ان کے تعلیمی اخراجات ادا فرمائے اور اس کے بعد ان کو سلسلہ احمدیہ کے سپرد فرما دیا۔ چنانچہ حضور نے ایک بار فرمایا کہ

"میں نے اپنا ہر ایک بچہ خدا تعالیٰ کے دین کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ میاں ناصر احمد وقف ہیں اور دین کا کام کر رہے ہیں۔ چھوٹا بھی وقف ہے اور میں سوچ رہا ہوں کہ اسے کس طرح دین کے کام پر لگایا جائے۔ اس سے چھوٹا ڈاکٹر ہے۔ وہ امتحان پاس کر چکا ہے اور اب ٹریننگ حاصل کر رہا ہے تا سلسلہ کی خدمت کر سکے۔ باقی چھوٹے پڑھ رہے ہیں اور وہ سب بھی دین کے لئے پڑھ رہے ہیں۔ میرے تیرہ لڑکے ہیں اور تیرہ کے تیرہ دین کے وقف ہیں۔"

(تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 50)

اپنے سارے بیٹوں کو خدمت دین کے لئے وقف کرنے کے بعد سیدنا حضرت المصلح الموعود نے اپنی زندگی میں ان کی تعلیم و تربیت سے متعلق امور کو نہایت توجہ اور حکمت سے ادا فرمایا۔ اس ضمن میں حضور نے خود ایک موقع پر اپنے ایک بیٹے سے متعلق ایک واقعہ بیان فرمایا جو خصوصاً واقفین زندگی کے لئے مشعل راہ کا کام دیتا رہے گا۔ فرمایا

"میرے ایک بچہ نے ایک دفعہ ایک جائز امر کی خواہش کی تو میں نے اسے لکھا کہ یہ بے شک جائز ہے مگر تم یہ سمجھ لو کہ تم نے خدمت دین کے لئے زندگی وقف کی ہوئی ہے اور تم نے دین کی خدمت کا کام کرنا ہے اور یہ امر تمہارے لئے اتنا بوجھ ہو جائے گا کہ تم دین کی خدمت کے رستہ میں اسے نباہ نہیں سکو گے اور یہ تمہارے رستہ میں مشکل پیدا کر دے گا۔"

(الفضل 29 نومبر 1934ء)

"آخر میرے تیرہ بیٹوں نے زندگیاں وقف کی ہیں یا نہیں.........وہ جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے وقف چھوڑا تو میں نے ان کی شکل نہیں دیکھنی۔ میرے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں رہے گا۔"

(سوانح فضل عمر جلد 3 صفحہ 329)

وقف زندگی اور حضرت المصلح الموعود کا ایک عہد

حضور نے 1939ء میں ایک عہد بھی کیا تھا جو حضور کی ایک نوٹ بک جو حضور عموماً اپنے کوٹ کی اندر کی جیب میں یادداشت وغیرہ لکھنے کے لئے رکھا کرتے تھے آپ کے قلم سے درج ہے اور وہ یہ ہے

"آج چودہ تاریخ کو (مئی 1939ء) میں مرزا بشیر الدین محمود احمد اللہ تعالیٰ کی قسم اس پر کھاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود (-) کی نسل سیدہ سے جو بھی اپنی زندگی سلسلہ کی خدمت میں خرچ نہیں کر رہا میں اس کے گھر کا کھانا نہیں کھاؤں گا اور اگر مجبوری یا مصلحت کی وجہ سے مجھے ایسا کرنا پڑے تو میں ایک روزہ بطور کفارہ رکھوں گا یا پانچ روپے بطور صدقہ ادا کروں گا۔ یہ عہد سردست ایک سال کے لئے ہو گا۔"

(الفضل 25 مارچ 1966ء)

حضرت المصلح الموعود اور تحریک جدید کا مطالبہ وقار عمل

تحریک جدید کا سولھواں مطالبہ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنے سے متعلق ہے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں۔

"جماعت کے دوست اپنے ہاتھ سے کام کی عادت ڈالیں۔ میں نے دیکھا ہے اکثر لوگ اپنے ہاتھ سے کام کرنا ذلت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ذلت نہیں بلکہ عزت کی بات ہے.........یہ تحریک میں قادیان سے شروع کرنا چاہتا ہوں اور باہر گاؤں کی احمدیہ جماعتوں کو (بھی) ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنی (بیوت الذکر) کی صفائی اور لپائی وغیرہ خود کیا کریں اور اس طرح ثابت کریں کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنا وہ عار نہیں سمجھتے۔ شغل کے طور پر لوہار، نجار اور معمار کے کام بھی مفید ہیں۔ رسول کریم ﷺ اپنے ہاتھ سے کام کیا کرتے تھے.........یہ تربیت ثواب اور رعب کے لحاظ سے بھی بہت مفید چیز ہے۔ جو لوگ یہ دیکھیں گے کہ ان کے بڑے بڑے بھی مٹی ڈھونا اور مشقت کے کام کرنا عار نہیں سمجھتے۔ ان پر خاص اثر ہو گا۔"

(الفضل 9 دسمبر 1934ء)

ہاتھ سے کام کرنے کا عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے حضور نے "وقار عمل" کا نہایت دلکش طریق جاری فرمایا۔ اور اپنے ہاتھ سے مٹی کی ٹوکری اٹھا کر ایک عظیم الشان نمونہ پیش کیا۔

حضور فرماتے ہیں کہ

"جب پہلے دن میں نے کسّی پکڑی اور مٹی کی ٹوکری اٹھائی تو کئی مخلصین ایسے تھے جو کانپ رہے تھے اور دوڑے دوڑے آئے اور کہتے حضور تکلیف نہ کریں ہم کام کرتے ہیں اور میرے ہاتھ سے کسّی اور ٹوکری لینے کی کوشش کرتے۔ لیکن جب چند دن میں نے ان کے ساتھ مل کر کام کیا تو پھر وہ عادی ہو گئے اور وہ سمجھنے لگے کہ یہ ایک مشترکہ کام ہے جو ہم بھی کر رہے ہیں اور یہ بھی کر رہے ہیں۔"

(تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 50)

تحریک جدید کے اجراء سے پہلے اور بعد کی زندگی

سیدنا حضرت المصلح الموعود کی ذات اقدس پر تحریک جدید کی برکات نے غیر معمولی اثر دکھایا اس کا بیان بھی حضور ہی کے الفاظ میں پیش ہے۔ فرمایا

"بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی رحمت انسانی قلب پر تصرف کرتی اور روح القدس اس کے تمام ارادوں اور کاموں پر حاوی ہو جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں میری زندگی میں بھی یہ ایسا ہی واقعہ تھا جب کہ روح القدس میرے دل پر اترا اور وہ میرے دماغ پر ایسا حاوی ہو گیا کہ مجھے یوں محسوس ہوا گویا اس نے مجھے ڈھانک لیا ہے اور ایک نئی سکیم، ایک دنیا میں تغیر پیدا کرنے والی سکیم میرے دل پر نازل کر دی اور میں دیکھتا ہوں کہ میری تحریک جدید کے اعلان سے پہلے کی زندگی اور بعد کی زندگی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ قرآنی نکتے مجھ پر پہلے بھی کھلتے تھے اور اب بھی کھلتے ہیں مگر پہلے کوئی معین سکیم میرے سامنے نہیں تھی جس کے قدم قدم کے نتیجہ سے میں واقف ہوں اور میں کہہ سکوں کہ اس رنگ میں ہماری جماعت ترقی کرے گی مگر اب میری حالت ایسی ہی ہے کہ جس طرح ایک انجینئر ایک عمارت بناتا اور اسے یہ علم ہوتا ہے کہ یہ عمارت کب ختم ہو گی۔ اس میں کہاں کہاں طاقچے رکھے جائیں گے۔ کتنی کھڑکیاں ہوں گی۔ کتنے دروازے ہوں گے۔ کتنی اونچائی پر چھت پڑے گی۔ اسی طرح دنیا (میں دین حق) کی فتح کی منزلیں اپنی بہت سی تفاصیل اور مشکلات کے ساتھ میرے سامنے ہیں۔ دشمنوں کی بہت سی تدبیریں میرے سامنے بے نقاب ہیں۔ اس کی کوششوں کا مجھے علم ہے اور یہ تمام امور ایک وسیع تفصیل کے ساتھ میری آنکھوں کے سامنے موجود ہیں۔"

(الفضل 17۔ اپریل 1939ء)

خدام الاحمدیہ کے لئے چند ہدایات

فرمایا:۔

تمہارا فرض ہو گا کہ تم اپنے ہاتھ سے کام کرو۔ تم سادہ زندگی بسر کرو۔ تم دین کی تعلیم دو۔ تم نمازوں کی پابندی کی نوجوانوں میں عادت پیدا کرو تم (دعوت الی اللہ) کے لئے اوقات وقف کرو۔ (الفضل 10۔ اپریل 1938ء)

فرمایا:۔

"میں خدام کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ...... اول تو نوجوان وعدے کم کرتے ہیں اور پھر وصولی کی طرف توجہ نہیں کرتے حالانکہ نوجوانوں کو زیادہ چست ہونا چاہئے تھا۔ نوجوانوں پر پژمردنی نہیں ہوتی اور نہ ان پر خاندان کا بوجھ ہوتا ہے۔ انہیں دلیری سے وعدے کرنے چاہئیں اور انہیں پورا بھی دلیری سے کرنا چاہئے"

(الفضل یکم دسمبر 1954ء)

نیز فرمایا

"پس جماعت کے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنے باپ دادوں سے زیادہ قربانی کریں۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ان کے وعدے اپنے باپ دادوں سے کم ہوں اور وصولی ان سے بھی کم ہو........ابھی تک نئے دور کے وعدے بہت کم ہیں حالانکہ نوجوانوں کی تعداد پہلے لوگوں سے بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تحریک جدید کو عام نہیں کیا گیا۔"

(22۔ دسمبر 1954ء)

ارزاں ٹکٹ وسنری انتظامات کیلئے آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز
گوندل پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد فون 270987 فیکس 277738

وقف نو بچوں کے لئے خصوصی رعایت

عمار پوشاک

یگانہ ریڈی میڈ گارمینٹس کی مکمل ورائٹی
دستیاب ہے- نیز مردانہ ڈریس پینٹ'
ڈریس شرٹ' عمدہ کوالٹی میں دستیاب ہے-
پروپرائٹر: احسان اللہ وڑائچ- دوکان نمبر 5`4
کشمیر پلازہ انٹرنیشنل مارکیٹ M-20 سول سنٹر ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن
لاہور- فون آفس 042-5168629

سائیکل ہاؤس

ہمارے ہاں ہر قسم کے بچہ سائیکل'
واکر' پرام' جھولے' موئنٹین بائیسکل اور
بے بی آئیٹم دستیاب ہیں
27 نیلا گنبد لاہور فون 042-7355742

کراچی کی فینسی ورائٹی K-22 میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں

العمران جیولرز

الطاف مارکیٹ کاٹھیاں والا بازار سیالکوٹ
فون دکان 594674 رہائش 265155
پروپرائٹر: عمران مقصود- موبائل 0300-617823

مبارک سائیکل مارٹ

ماؤنٹین بائیسکل پاکستانی وامپورٹڈ نئی بائیسکل وسپیئر پارٹس
Ph:042-7239178
Res: 7225622 نیلا گنبد لاہور

ARSHAD CAR A.C
& Auto Electric Service

Car Air-Conditioning fitting & service fuel & temperature guages specialist

FriendsAuto Market, 27/1, Link Jail Road, Lahore Tel. 7574148

IRSHAD AHMED ARSHAD

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ

بے اولاد مردوں اور عورتوں کی حسرتیں
اٹھرہ- ایام کی بے قاعدگی- نرینہ اولاد کی خواہش
1960ء سے خدمتِ انسانی میں معروف بے مثال نام

ناصر کلینک

مین بازار نزد راجہ چوک حافظ آباد - فون 3391

ALL KIND OF LEATHER GOODS
SPECIALIST IN GLOVES
OF ALL KINDS

B T C

BTC

MANUFACTURERS & EXPORTERS

Billoo

TRADING CORPORATION
P.O.Box 877 Sialkot Pakistan
BILLOO TRADING CORPORATION
P.O.Box 877 Sialkot Pakistan.
Tel: Off (0432) 593756, Fac: (0432) 267115-265197
Res: (0432) 591744, FAX: (0432) 592086,
Cable: **BILLOO SIALKOT**

یونین گلاس اینڈ پینٹ سٹور کالج روڈ سرگودھا

اسٹاکسٹ: امپورٹڈ فلوٹ گلاس' گرے' گرین- اوشین بلیو نیم گلاس انڈسٹریز
گنج گلاس ورکس حسن ابدال فالکن پینٹس- آئی سی آئی ڈیولکس پینٹس لاہور
اونر: محمد اشرف ڈھڈی اینڈ برادرز Ph:0451-216585

ہر قسم کے ماربل سلیب - کچن کاؤنٹر ٹائل- کیمیکل پالش کیلئے

سٹار ماربل انڈسٹریز

MARBLES

پلاٹ 42-40 سٹریٹ 10 سیکٹر آئی نائن انڈسٹریل ایریا - اسلام آباد
فون آفس (051) 431121-432047
پروپرائٹر: شیخ جمیل احمد اینڈ سنز
☆☆☆☆☆☆☆☆

مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب

HERCULES

ہرکولیس پٹہ کمانی

امپورٹڈ میٹریل سے تیار شدہ

سپیشلسٹ

- پٹہ کمانی
- سلنسر بکس پائپ
- آٹو ربڑ پارٹس

نیز
سوزوکی جینئن پارٹس

میاں بھائی

15- منٹگمری روڈ، لاہور
فون نمبر (042) 3613373 - 6313372 - 6374740

SUZUKI

CULTUS 1000

ALTO 1000

MEHRAN

SUZUKI Caring for customers

SALES, SERVICE, PARTS
BALENO, BOLAN, RAVI P.UP.
PROMPT, EFFICIENT & RELIABLE SERVICE

1. UNDER SUPERVISION OF FOREIGN TRAINED ENGS
2. SUZUKI QUALIFIED MECHANICS
3. COMPUTERISED WHEEL ALIGNMENT & BALANCING
4. COMPUTERISED BALENO ENGINE TUNING
5. EXHAUST GAS ANALIYSER FOR AIR/FUEL RATIO
6. FIRST FREE INSPECTION AT 1000 KMS.
7. COMPUTERISED HEAD LIGHT TESTING & ADJUSTING
8. WARRANTY: ONE YEAR OR 20,000 KMS.
9. SPECIALISED N ENGINE & GEAR BOX OVERHAULING

SUNDAY OPEN **MINI MOTORS** FRIDAY CLOSED

AUTHORISED A CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.

54, INDUSTRIAL AREA, GULBERG III, LAHORE TEL: 5873384- 5712119- 5873197 FAX: (042) 5713689

SALES OFFICE: F-13, PHASE-1, L.C.C.H.S., LAHORE CANTT. TEL: 5726789- 5730550

Safina
Industries (Pvt) Ltd.

Manufacturers, Importers, Exporters of Textile Fabrics & Made Ups

Deal in 100% cotton & ploy / cotton fabrics & its made ups in Grey, bleached, dyed, printed mode.

Our product range is given under:-

Products / woven

All types of woven fabrics, i.e.; Grey, bleached, dyed, printed in all ranges, its made ups. i.e.; bed sets flat sheet, fitted sheets, quitcover, duvet cover, pillow covers, cotton shopping bags cover mattress cover, cushion covers etc.

Maqbool Road, Faisalabad. P.O.Box No. 180
E-mail: safina@khawaja.net.pk.
safir136@fsd.paknet.com.pk
Ph: 0092-41-541550, 545631, 710833
FAX: 0092-41-723461, 542399

حضرت مرزا عبدالحق صاحب

اے فضلِ عمر تیرے اوصاف کریمانہ ☆ یاد آ کے بناتے ہیں ہر روح کو دیوانہ

یادِ محمود - محمود کے ایک عاشق کے قلم سے

حضرت مصلح موعود کی دلداریوں اور دلنوازیوں کی پرکیف داستان

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس عاجز کو یہ سعادت نصیب کی کہ آغاز جوانی سے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں رہنے کا موقع ملا۔ جبکہ آپ ابھی خلیفہ نہیں ہوئے تھے۔ غالباً 1913ء میں شملہ میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے پاس گرمیوں میں تشریف لے گئے۔ میں اس وقت وہاں سکول میں پڑھتا تھا شملہ کی جماعت کے ساتھ حضرت صاحب کی فوٹو لی گئی۔ اس میں یہ عاجز بھی حضرت صاحب کے قدموں میں بیٹھا ہے۔ یہ فوٹو چھپی ہوئی ہے۔ اس وقت میری عمر 13 سال تھی۔ انہی دنوں میں میرے بھائی مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے جو شملہ کے ایک ممتاز ممبر تھے حضرت صاحب کو دعوت پر بھی بلایا۔ حضرت صاحب کی شخصیت کا مجھ پر گہرا اثر ہوا۔

1917ء میں مجھے لاہور کالج میں بھیجا گیا۔ میرے والد صاحب محترم 1903ء میں فوت ہو چکے تھے ان کے بعد میں بھائی عبدالرحمٰن صاحب کے پاس ہی رہتا تھا جو میرا بے حد خیال رکھتے تھے۔ بدقسمتی سے 1914ء میں بھائی صاحب غیر مبائعین میں شامل ہو گئے۔ لاہور بھیجتے وقت انہوں نے مجھے مولوی صدر دین صاحب کے پاس رہائش کے لئے بھیجا۔ غالباً ایک ماہ یا کم و بیش عرصہ گذرا ہو گا کہ میں ٹانگہ پر کہیں جا رہا تھا کہ دیال سنگھ کالج کے نزدیک ایک چھوٹی سی کوٹھی پر احمدیہ ہوسٹل لکھا دیکھا۔ میں اندر گیا۔ چند ایک لڑکے جو نظر آئے سب داڑھیاں رکھے ہوئے تھے اور ان کے چہروں سے نیکی ٹپکتی تھی۔ میں نے اپنا سامان وہیں منگوا لیا اور احمدیہ ہوسٹل میں داخل ہو گیا۔ وہاں ایک پاکیزہ ماحول تھا جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طور سے میسر آیا۔

گرمیوں کی تعطیلات میں شملہ گیا تو بھائی صاحب سے کھلم کھلا اختلاف ہو گیا۔ بحث مباحثہ ہوتا رہا۔ میں نے اختلافی مسائل کی ایک کاپی بنائی ہوئی تھی۔ آخر بھائی صاحب مجھ سے مایوس ہو گئے۔ انہوں نے مجھ پر دباؤ ڈالنا چاہا۔ لیکن میں نے اسے قبول نہ کیا وہ بہت شریف طبیعت کے تھے۔ پھر اپنی وفات تک جو 1952ء میں ہوئی تعلقات میں کبھی تلخی پیدا نہ کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ازراہ شفقت ایک لمبا عرصہ بھائی صاحب کا حال مجھ سے دریافت فرماتے رہے۔

بھائی صاحب سے اختلاف کے بعد حضرت صاحب نے خیال فرمایا کہ شائد مجھے تکلیف نہ ہو اور اتنے ہی وظیفہ کی پیش کش فرمائی جو مجھے خرچ گھر سے ملتا تھا۔ حضرت صاحب کا خط نہایت شفقت کا تھا۔ میں نے عرض کر دیا کہ مجھے وظیفہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن مجھے یہ احساس ہو گیا کہ میرے لئے اپنے حقیقی بھائی سے بہت زیادہ شفقت رکھنے والا انسان موجود ہے۔

1921ء میں میں نے بی۔ اے کیا اور شملہ میں ملازم ہو گیا۔ پھر ملازمت چھوڑ کر لاء کالج میں داخل ہو گیا۔ لیکن پڑھائی کی طرف توجہ کم تھی اور دینیات کی طرف زیادہ۔ پہلے سال تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کے باوجود کامیاب فرما دیا۔ لیکن دوسرے سال میں رہ گیا۔ جس پر دوبارہ شملہ میں ملازمت کر لی۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ میں تھا جو سردیوں میں دہلی چلا جاتا تھا۔ دہلی جا کر میرا یہ حال تھا کہ حضرت صاحب اور قادیان سے دوری برداشت نہ کر سکتا تھا اور بسا اوقات آنسو رواں ہو جاتے تھے۔ اس وجہ سے استعفیٰ دیکر قادیان چلا گیا۔ یہ 1925ء کی بات ہے۔ وہاں جا کر احمدیہ سکول میں انگریزی ٹیچر ہو گیا۔ اور چند ماہ پڑھاتا رہا۔ حضرت صاحب بار بار فرماتے کہ ایل۔ ایل۔ بی کے امتحان کے لئے داخلہ بھیج دو لیکن میں ٹال مٹول کرتا رہا۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ ایل۔ ایل۔ بی کر لینے کے بعد مجھے قادیان سے باہر جانے کا حکم ہو جائے۔ ایک مرتبہ حضرت صاحب سفر سے واپس تشریف لائے راستے میں ملتے ہی مجھ سے دریافت فرمایا کہ داخلہ بھیج دیا ہے یا نہیں۔ میں نے عرض کیا ابھی نہیں۔ فرمایا کہ فوراً بھیج دو۔ چنانچہ میں نے داخلہ بھیج دیا اور اسی سال امتحان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کامیاب فرما دیا۔ لیکن پھر وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا یعنی حضرت صاحب نے حکم فرمایا کہ میں فوراً گورداسپور میں پریکٹس شروع کر دوں۔

میں نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو حضرت صاحب کا حکم بتایا۔ انہی دنوں میں حضرت مفتی صاحب نے رویاء میں دیکھا کہ یہ عاجز گورداسپور میں وہاں کے ڈپٹی کمشنر کے ساتھ ایک چارپائی پر بیٹھا ہے اور اس سے نہایت بے تکلفی سے باتیں کر رہا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ وہ حضرت صاحب کی بات سننا چاہتا ہے جس پر یوں معلوم ہوا کہ حضرت صاحب وہاں تشریف لے آتے ہیں اور اسے قرآن کریم پڑھ کر سناتے ہیں میں نے یہ خواب حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیوی عزت دے گا اور آپ کی وجہ سے حکام کو سلسلہ کی طرف متوجہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس تعبیر کو درست ثابت کیا۔ یہ سب حضرت صاحب کی توجہ اور دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ حضرت صاحب کے حکم کے مطابق میں نے 2 جنوری 1926ء کو گورداسپور میں پریکٹس شروع کر دی اور تقسیم ملک تک وہیں رہا۔

میرا معمول یہ تھا کہ میں ہفتہ کی شام کو سائیکل پر قادیان چلا جاتا اور پیر کی صبح کو واپس گورداسپور جاتا۔ اس زمانہ میں ابھی بٹالہ سے قادیان گاڑی نہ جاتی تھی۔ اور بس بھی ایک آدھ ہی تھی۔ سائیکل پر ایک طرف کا سفر 18 میل کا تھا جس میں سے تین میل کچا راستہ تھا باقی نہر کی پٹڑی اور پختہ سڑک تھی مجھے عموماً اڑھائی گھنٹے لگتے تھے۔ گاڑی چلنے کے بعد عموماً بٹالہ کے راستے گاڑی پر جاتا۔ سارے سال میں شائد ہی کوئی ہفتہ ہوتا جب قادیان جانے میں ناغہ ہوتا ہفتہ کی شام سے ہی حضرت صاحب کی صحبت نصیب ہونی شروع ہو جاتی۔ اور بزرگوں کی خدمت میں بھی حاضر ہوتا۔ حضرت صاحب کی کشش میرے لئے ایسی تھی کہ میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔ یہ کشش 1917ء سے ہی پیدا ہو چکی تھی۔ اور ہمیشہ بڑھتی ہی رہی یہ کشش اس حسن و احسان کا نتیجہ تھی جس میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کا نظیر بنایا ہے۔

1928ء کے شروع میں حضرت مصلح موعود نے درس کا اعلان فرمایا جو پورا ایک ماہ رہنا تھا۔ پہلے یہ درس حضرت صاحب نے جولائی میں رکھا۔ میرے لکھنے پر کہ میں نے لازماً اس میں شامل ہونا ہے لیکن ہمیں تعطیلات ستمبر میں ہوتی ہیں اس لئے میں جولائی اور ستمبر دو ماہ قادیان میں رہوں گا۔ حضرت صاحب نے اسے ستمبر میں رکھ دیا۔ پھر ہائی کورٹ سے اطلاع آئی کہ اس مرتبہ گرمیوں کی تعطیلات 8 اگست سے ہوں گی۔ میں نے پھر حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا کہ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی معلوم ہوتا ہے کہ دو ماہ میں حضرت صاحب کے پاس رہوں تو حضرت صاحب نے اپنے اعلان کو پھر بدل دیا اور 8 اگست سے ہی شروع کرنے کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ یہ عاجز سہولت سے اس میں شامل ہوا۔ اور سارا مہینہ قادیان میں رہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب خدام کی سہولت کا کتنا خیال رکھتے تھے۔ یہ سب اعلانات اس وقت کے الفضل میں موجود ہیں۔

1929ء میں حضرت صاحب کشمیر تشریف لے گئے اور سرینگر میں ایک ہاؤس بوٹ میں رہائش رکھی میں بھی چھٹیوں میں وہیں چلا گیا تاکہ حضرت صاحب کی صحبت سے فیضیاب ہو سکوں۔ میں حضرت خلیفہ نور دین صاحب جمونی کے مکان پر ٹھہرا۔ حضرت صاحب کو ملنے گیا تو اس وقت حضرت صاحب کسی اور کام میں مصروفیت کی بناء پر میری طرف توجہ نہ فرما سکے۔ میرے لئے یہ بات عجیب تھی کہ میں اتنی دور سے حضرت صاحب کی خاطر آیا ہوں اور حضرت صاحب نے توجہ بھی نہ فرمائی۔ چنانچہ میں اگلے دن حاضر خدمت نہ ہوا۔ تیسرے روز آیا تو حضرت صاحب کے بیٹھنے والے کمرہ کے ساتھ دوسرے کمرہ میں جہاں حضرت صاحب کا عملہ تھا دوستوں سے باتوں میں مصروف ہو گیا۔ حضرت صاحب نے میری آواز سن لی اور اونچے فرمایا "مرزا صاحب ادھر آئیں تو۔ آپ دو دن آئے کیوں نہیں"۔ اس عاجز کا سارا افسوس جاتا رہا اور خوشی سے بھر گیا۔ خدام کی یہ کیسی دلجوئی ہے۔ انہیں دنوں حضرت صاحب نے ایک روز مجھے اور خلیفہ نور دین صاحب کو کھانے کے لئے بلایا۔ حضرت صاحب اور خلیفہ نور دین صاحب اور میں تینوں ہی تھے۔ حضرت صاحب ایک چھوٹے سے قالین پر تشریف فرما تھے۔ مجھے اور خلیفہ صاحب کو فرمانے لگے۔ یہیں اوپر آ جائیں۔ خلیفہ صاحب کی طبیعت میں مزاح تھا۔ فرمانے لگے "حضرت صاحب ایک مسند پر دو خلیفے اچھے نہیں لگتے" حضرت صاحب اس پر بہت ہنسے۔

میرا معمول تھا کہ ایک بستر پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں بندھا ہوا رکھ چھوڑتا تھا کہ

اگر حضرت صاحب کسی سفر پر تشریف لے جائیں تو وہ بستر بھی ساتھ چلا جایا کرے۔ اس طرح میں بآسانی سفر میں حضرت صاحب کو مل جاتا۔ مجھے سفر کی اطلاع بھی دے دی جاتی۔ ایک دفعہ مجھے اطلاع ملی کہ حضرت صاحب دو چار دن کے لئے مالیر کوٹلہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں بذریعہ خط یا تار راستہ میں مل جانے کی اجازت چاہی۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہم بیاس ریلوے سٹیشن پر آپ کا فلاں وقت انتظار کریں گے۔ اور وہاں سے آپ کو کار میں ساتھ لے جائیں گے۔ میں گورداسپور سے دیر سے چل سکا اور بیاس مغرب کے بعد پہنچا جو مقررہ وقت سے کئی گھنٹے بعد تھا حضرت صاحب نے صرف اتنا فرمایا کہ ہم نے اتنے گھنٹے آپ کا انتظار کیا ہے۔ پھر عشاء کے وقت اس عاجز کو اپنی کار میں ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ مجھ پر کسی ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا حالانکہ حضرت صاحب کا بہت سا وقت اس روز ضائع گیا۔ قریباً ساری رات ہم چلتے رہے اور حضرت صاحب کی باتوں سے مستفیض ہوتے رہے۔

اسی سفر میں واپسی پر حضرت درد صاحب نے میرے لئے گاڑی پر آنا مقرر کیا۔ میں حضرت صاحب سے اجازت لے کر سٹیشن پر جانے لگا تو حضرت صاحب نے مجھے واپس بلوا کر پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا درد صاحب کے فرمانے کے مطابق گاڑی کے ذریعے واپس جا رہا ہوں۔ حضرت صاحب فرمانے لگے نہیں آپ میرے ساتھ ہی کار پر چلیں۔ چنانچہ میں حضرت صاحب کے ساتھ کار پر لدھیانہ تک آیا۔ راستے میں ہرنوں کی ایک قطار جاتی ہوئی نظر آئی۔ حضرت صاحب نے مجھے اور صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کو جو اسی کار میں تھے بندوقیں دیں کہ ہرن مار کر لاؤ۔ کار ایک طرف کھڑی کر دی۔ ہم ہرنوں کے پیچھے گئے۔ اور فائر کئے لیکن کوئی ہرن نہ مر سکا۔ قریباً آدھ گھنٹہ اس میں خرچ ہو گیا۔ جب ہم دونوں حضرت صاحب کے قریب پہنچے تو مجھے مخاطب ہو کر ہنس کر فرمایا۔ "مرزا جی سلام۔ ہرن گھر جا کر مر جائے گا" ہم دونوں بہت شرمندہ ہوئے۔ اس بات پر ہم سے مذاق ہوتا رہا۔

لدھیانہ سے اس عاجز نے گاڑی پر سیدھا گورداسپور جانا تھا۔ حضرت صاحب نے حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کو اندر بھیج کر گاڑی کے وقت کا پتہ منگوایا اور میرے لئے ٹکٹ منگوایا۔ اور وہیں تشریف فرما رہے۔ یہاں تک کہ گاڑی چلنے میں پانچ سات منٹ رہ گئے۔ تب حضرت صاحب نے مجھے فرمایا۔ اب آپ گاڑی پر سوار ہو جائیں اور ہم قادیان جاتے ہیں۔ حضرت صاحب کے اس لطف و کرم کی یاد میری آنکھوں میں آنسو لے آتی ہے۔

ایک دفعہ حضرت صاحب پٹھانکوٹ سے پانچ سات میل کے فاصلہ پر ڈھانگو تشریف لے گئے۔ دامن کوہ میں حضرت صاحب نے کیمپ لگایا۔ بہت اچھی جگہ تھی۔ حضرت صاحب دو تین ہفتے وہاں رہے۔ میں روزانہ کچہری سے فارغ ہو کر بس پر پٹھانکوٹ چلا جاتا۔ وہاں ایک سائیکل رکھ چھوڑا۔ اس پر ڈھانگو چلا جاتا۔ رات حضرت صاحب کے پاس رہتا اور صبح گورداسپور واپس آ جاتا۔ اتوار کا سارا دن مل جاتا۔ اکثر دفعہ گھنٹوں حضرت صاحب کی پر معارف باتیں سننے کا موقعہ مل جاتا۔

ڈھانگو سے واپس آ کر حضرت صاحب پھیروچیچی دریا کے کنارے پر تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت صاحب کی زمین بھی تھی میں بھی ہفتہ کی شام کو وہاں پہنچ گیا۔ حضرت صاحب نے سرسوں کے ساگ کی تعریف فرمائی جو کسی نے ڈھانگو سے آتے ہوئے حضرت صاحب کو راستہ میں کھلایا تھا۔ میں جب گورداسپور واپس گیا تو اپنا آدمی بھیج کر وہیں سے ساگ پکوا کر منگوایا جہاں حضرت صاحب کھا کر آئے تھے۔ اگلے ہفتے وہ ساگ اور چند سیر کھانڈ جس کی ان دنوں ضرورت تھی ایک گھوڑے پر لدوا کر پھیروچیچی بھیجی اور خود بھی پہنچا۔ حضرت صاحب بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے آپ نے اس ساگ والے کا پتہ کیسے لے لیا۔

پھیروچیچی میں ہی ایک روز حضرت صاحب کشتی پر دریا کی سیر کے لئے گئے۔ کشتی میں گنجائش کم تھی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب بھی گئے ہوئے تھے حضرت صاحب نے انہیں ساتھ بٹھالیا۔ میں پیچھے رہ گیا۔ واپس گورداسپور جا کر میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا کہ آخر بیٹا بیٹا ہی ہوتا ہے۔ میری یہ بات فضول تھی۔ لیکن اگلی اتوار ہی قادیان گیا تو حضرت صاحب فرمانے لگے آج آپ کو چھٹی ہے میرے ساتھ شکار کو چلیں۔ چنانچہ میں سارا دن حضرت صاحب کی معیت میں رہا گویا پھیروچیچی والی بات کی تلافی تھی۔

ایک دفعہ میں ڈلہوزی گیا ہوا تھا۔ وہاں حضرت صاحب کے آنے کی اطلاع ملی۔ میں استقبال کے لئے موٹروں کے اڈا پر گیا۔ حضرت صاحب نے ملتے ہی دریافت فرمایا آپ کب یہاں آئے تھے۔ میں نے بتایا تو فرمایا سنا ہے ہمیں جو کوٹھی ملی ہے اچھی بڑی ہے۔ آپ بھی ہمارے ساتھ ہی آ جائیں۔ چنانچہ میں اسی روز حضرت صاحب کے پاس پہنچ گیا۔ دو ہفتے کے قریب وہاں رہا حضرت صاحب از راہ لطف دونوں وقت کا کھانا بھی ہمارے ساتھ کھاتے اور ناشتہ وغیرہ بھی ساتھ کرتے۔ سارا دن حضرت صاحب کی باتیں سننے کا موقعہ ملتا رہا۔ سیر کے لئے بھی ہم لوگ ساتھ جاتے ایک روز سیر کے لئے ڈیان کنڈ پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ وہاں کا نظارہ بہت پسند آیا۔ اسی وقت پنسل کاغذ لے کر کچھ اشعار لکھے جن میں دین کے متعلق درد کا اظہار تھا۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے وہ اشعار پڑھوائے گئے۔

ایک مرتبہ حضرت صاحب دھرم سالہ تشریف لے گئے۔ مجھے ایک احمدی دوست ایک غیر احمدی کی سفارش کے لئے حضرت صاحب کے پاس لے گئے۔ دھرم سالہ میں وہ کوٹھی تھی۔ ساتھ کچھ کوارٹر تھے جن میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور حضرت درد صاحب ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں بھی وہیں ٹھہرا۔ کچھ سفر کی کوفت اور کچھ قیام کی جگہ کا زیادہ موزوں نہ ہونا۔ حضرت صاحب کے ساتھ باتوں کے وقت اس کا اثر تھا۔ میں واپس گورداسپور آیا تو حضرت صاحب کا خط آیا کہ اس دفعہ آپ کے چہرے پر افسردگی بہت تھی۔ میں نے دونوں وجہیں لکھ دیں۔ اگلی دفعہ میں دھرم سالہ گیا تو حضرت صاحب نے کوٹھی میں میرے لئے ایک کمرہ خالی کروا دیا اور مغرب کے بعد میرے کمرہ میں تشریف لا کر باتیں کرتے رہے۔

مہمان نوازی کا حضرت صاحب خاص خیال رکھتے۔ سفروں میں جہاں بھی حضرت صاحب کے ساتھ جاتا کھانا عموماً اپنے ساتھ کھلاتے اور دودھ اور چائے وغیرہ کا اہتمام فرماتے۔ ایک سفر میں نوکر نے کچھ غفلت کی اور میرے لئے کھانا ذرا دیر سے لایا تو حضرت صاحب اس پر خفا ہوتے رہے۔ مجھے حضرت صاحب کی آواز سنائی دیتی تھی۔

ایک دفعہ حضرت صاحب نے مجھے ڈلہوزی سے ٹیلیفون پر پوچھا کہ میرا چھٹیوں میں کیا پروگرام ہے۔ اس وقت ستمبر کی تعطیلات شروع ہو چکی تھیں لیکن میں ابھی گورداسپور میں ہی تھا اور باہر نہ گیا تھا میں نے عرض کیا کہ میں سامان وغیرہ تیار کر چکا ہوں اور آج شملہ جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ فرمانے لگے شملہ اور ڈلہوزی میں تو کوئی فرق نہیں آپ ڈلہوزی میں آ جائیں۔ ایک ضروری مشورہ بھی کرنا ہے۔ چنانچہ میں اسی روز بجائے شملہ کے ڈلہوزی چلا گیا۔ حضرت صاحب نے مجھے اپنے کمرہ کے ساتھ والے کمرہ میں ٹھہرایا۔

آپ کی شفقت اور مہمان نوازی کا یہ عالم ہے کہ بہت دفعہ ایسا ہوتا کہ ہفتہ کی شام کو قادیان حاضر ہوتا تو بیت مبارک میں ہی فرما جاتے کہ کھانا میرے ساتھ کھائیں۔ پھر کھانے پر باتیں ہوتی رہتیں۔

ایک دفعہ حضرت صاحب نے مجھے گورداسپور تار بھیجا کہ حضرت صاحب میرے پاس تشریف لا رہے ہیں۔ میں اتفاق سے موضع اٹھوال میں جماعت کے جلسہ پر گیا ہوا تھا اس لئے تار نہ مل سکا۔ حضرت صاحب تشریف لائے اور اس عاجز کے مکان کے سامنے سڑک پر تین گھنٹے تک کار میں ہی میرا انتظار فرماتے رہے۔ اور پھر تشریف لے گئے حضرت صاحب ڈلہوزی سے واپسی پر بھی بعض دفعہ میرے پاس ٹھہر کر قادیان تشریف لے جاتے۔ یہ ایک نہایت ہی ادنیٰ خادم کی دلداری کے طور پر ہوتا۔

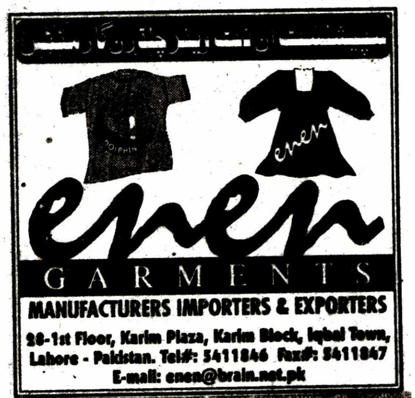

صابر اینڈ کو
ڈیلر پی ایس او۔ کالٹیکس آئل۔ شیل آئل
گنیش ملز نزد چوک لال مل بالمقابل پی ایس او ڈپو
فیصل آباد۔ فون نمبر 617705-648705

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے
ST
سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
نمبر 1 بلاک 6-بی سپر مارکیٹ اسلام آباد 44000 پاکستان فون 2877085 فیکس 826934

طالب دعا: عبدالشکور اطہر
مینوفیکچرز:- وائٹ بورڈ' کرافٹ لائنز فائل کارڈ اینڈ فینسی کارڈ
زمیندارہ
پیپر اینڈ بورڈ ملز لمیٹڈ
واقع 10 کلومیٹر شیخوپورہ فیصل آباد روڈ - آفس 70 فاروق سنٹر میکلوڈ روڈ لاہور

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
بلال انٹرپرائزز
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

HAROON'S
shop No.5.Moscow plaza
Blue Area Islamabad
ph: 826948
Shop no.8 Block A,
super Market Islambad
PH: 275734-829886

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں۔ اپنا کمپیوٹر۔ ٹی وی۔ ویڈیو گیم۔ ڈش ریسیور و دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔
32 اپر فلور چوہدری سنٹر ملتان روڈ لاہور 7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

نگینہ برتن سٹور المعروف **چوہدری سراج دین اینڈ سنز**
چوک جھنگ ملتان۔ چنیوٹ
دکان 0466-332870

صرف دانت بنائے جاتے ہیں
نذیر ڈینٹل لیبارٹری
نزد رفیق ہسپتال۔ منڈی بہاؤالدین
فون 0456-502129 رہائش 503667

PHILIPS
سمارٹ الیکٹریکل انٹر پرائزز
P.A.C.C.T.V سسٹم سیکیورٹی سسٹم سٹلائٹ سسٹم
فلیٹ نمبر 5-بلاک 12/D جناح سپر مارکیٹ
اسلام آباد فون 051-2650347

پیپر ٹیک کنسلٹنٹ پلپ پیپر بورڈ انڈسٹری
208/G ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان
ٹیلی فون 92-42-5853747-5852514
فیکس 92-42-5853747
ای میل: Papertec2000@yahoo.com
مبشر احمد شیخ۔ مینجنگ ڈائریکٹر

شفیق الیکٹرک کمپنی
ڈسٹری بیوٹر: انڈس پنکھے۔ واشنگ مشین۔ ڈرائر مشین۔
روم کولر۔ نیز گیس ہیٹر اور چولہے بھی دستیاب ہیں۔
ڈیلر: رائل فین۔ یونس فین
چوک گھنٹہ گھر بھوانہ بازار فیصل آباد۔ فون 623495
پروپرائٹرز: قاسم احمد ساہی۔ طارق احمد ساہی

احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نئی صدی شروع ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
منجانب سید زبیر احمد زعیم مجلس خدام الاحمدیہ و اراکین عاملہ و اراکین خدام الاحمدیہ و اراکین اطفال الاحمدیہ حلقہ مسلم ٹاؤن قیادت مجلس وحدت کالونی۔ لاہور

احمدی بھائیوں کی اپنی دوکان
لبرٹی لیمپس
ہر قسم کے ٹیبل لیمپ اور جدید شیڈ۔ دیدہ زیب اور جاذب نظر مختلف رنگوں اور ڈیزائنوں میں دستیاب ہیں بیڈ روم اور ڈرائنگ روم کو خوبصورت بنانے کیلئے ہم سے رجوع کریں۔
گلبرگ پلازہ لبرٹی مارکیٹ لاہور 5763008
پروپرائٹر: ملک عبدالحفیظ

نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا مرکز
احمد موٹرز
157/13 فیروزپور روڈ۔ مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے۔ مظفر محمود۔ فون آفس 7572031-32
رہائش 142/D ماڈل ٹاؤن لاہور

احمد ندیم گولڈ سلور ہاؤس
جدید ڈیزائنوں میں فینسی زیورات کڑے اور چوڑیوں کا با اعتماد مرکز
صرافہ بازار رنگ محل لاہور۔ فون 7662011
رہائش ٹاؤن شپ لاہور۔ فون 5121982

مینوفیکچر رز و ڈیلر: واشنگ مشین، گیزر، کوکنگ رینج، ہیٹر وغیرہ
نور ہوم اپلائنسز
31-32/B-1 چاندنی چوک راولپنڈی
فون 051-451030-428520
پروپرائٹر: محمد سلیم منور

APH
الفضل پینٹ ہاؤس
پروپرائٹر جاوید احمد گل
ICI-ماسٹر، ایک نمبر زنک و چاک وغیرہ دستیاب ہے
55-5-B-1 ابوبکر روڈ، گرجا چوک، ٹاؤن شپ لاہور

لاہور میں احمدی بھائیوں کا اپنا پریس
سلور لنک پرنٹرز
کتب۔ وزٹنگ کارڈ۔ لیٹر پیڈ۔ بروشرز۔ شادی کارڈ۔ کیلنڈرز
کلر ڈیزائننگ نیز ہر زبان میں کمپوزنگ کی سہولت موجود
ایڈریس: احسان منزل فرسٹ فلور رائل پارک لاہور فون فیکس: 6369887
E-mail: silverlp@hotmail.com

Natural goodness

Shezan
Fruitfully Yours
The Largest Manufacturer of Fruit Products in Pakistan.
adcom 1065/98

دانت مت نکلوائیے

دانت اکھاڑ پھینکنا، دانت درد کا علاج نہیں، دوائی لگانے اور کھانے سے درد سے آرام آجاتا ہے

شریف ڈینٹل کلینک اقصیٰ روڈ ربوہ فون 213218

نواز سیٹلائٹ

6 فٹ سالڈ ڈش MTA کیلئے بہترین رزلٹ کے ساتھ جدید ترین ڈیجیٹل سسٹم کی تمام ورائٹی بہترین فیوچر ٹیکنالوجی پیش کرتے ہیں اور اب بارعایت اور جدید UPS بھی خرید فرمائیں۔

فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور۔ فون دکان 7351722

پروپرائٹر: شوکت ریاض قریشی۔ فون گھر 5865913

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال

زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان

اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے

وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار

86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

نیشنل الیکٹرونکس

ڈیلر۔ ریفریجریٹر۔ ڈی فریزرز۔ ائرکنڈیشنز واشنگ مشین۔ ٹیلی ویژن

فون 7223228-7357309

1۔ لنک میکلوڈ روڈ، جودھا بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ) لاہور

احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نئی صدی اور نیا سال مبارک ہو

علی تکہ شاپ

اقصیٰ روڈ ربوہ۔ پروپرائٹر۔ محمد اکبر فون 212041

سپیشلسٹ: آٹو ریڈی ایٹر ہوز پائپ۔ آٹو ربڑ پارٹس

- ★ امپورٹڈ میٹریل سے ماہرین کی نگرانی میں تیار شدہ
- ★ چلنے میں بے مثال
- ★ کارکردگی میں لاجواب
- ★ تمام گاڑیوں اور ٹریکٹروں کیلئے موزوں ترین

SRP

سینکی ربڑ پارٹس

جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور

فیکٹری 042-7924511, 042-7924522

طالب دعا: میاں عباس علی، میاں ریاض احمد، میاں تنویر اسلم

معیاری ہومیو پیتھک ادویات

جرمن سیل بند وکھلی ہومیو پوٹینسیاں، مدر ٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات، ٹکیاں، گولیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں اور ڈراپر، پرچون وہول سیل دستیاب ہیں۔ نیز 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب ہے

کیور ریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) گولبازار۔ ربوہ

فون: 646082
639813

جدید زیورات کا مرکز

مراد جیولرز

نزد مراد کلاتھ ہاؤس ریل بازار فیصل آباد

ریل بازار فیصل آباد

البشیرز معروف قابل اعتماد نام

پیج

جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ

فون شوروم چوکی 3171-04942 - 214510-04524

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان شجر کاز چوبی ٹیبل ڈائز، کوشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12۔ نیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

042-6306163-6368130 Fax:042-6368134

E-mail:mobi-k@usa.net

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

نسیم جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دکان 212837

الیکٹرونکس گفٹ پیک کا قابل اعتماد نام

واک مین، ویڈیو گیم، پاکٹ ریڈیو، ہیڈفون وغیرہ

جاپان الیکٹرونکس

نزد الائیڈ بینک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

سپیئر پارٹس۔ ڈیک ورائٹی۔ سپیکرز ہر قسم ٹیوٹر ایمپلی فائرز۔ موٹر سلائی مشین۔ ڈور انٹرکام۔ روم انٹرکام۔ کارٹیپ ہر قسم ٹیپ ریکارڈز کی سیل اینڈ سروس

ہمارے ہاں کاسمیٹکس کی تمام ورائٹی موجود ہے

السید پبلک کال آفس اینڈ جنرل سٹور

چوک قلعہ کالروالا (سیالکوٹ)

پروپرائٹر: سید حسنات احمد۔ فون آفس 0303-7550503

انٹرنیشنل آٹوز

تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات

86-59 سپر آٹو مارکیٹ چوک

چوبرجی لاہور فون 042-7354398

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر۔ رفیق دماغ کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے

رفیق دماغ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں

قیمت فی ڈبی۔/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔

تیار کردہ: **ناصر دواخانہ** (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ

04524-212434 Fax:213966

نئی صدی اور نیا سال مبارک ہو

ھوالشافی خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھوالناصر

اوقات 9 تا 5 بجے شام

ناغہ بروز جمعہ

مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری

زیر سرپرستی مقبول احمد خان

مخیر حضرات ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری کا قیام کر کے دکھی انسانیت کی خدمت کریں

زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی

042-6306163

بس سٹاپ بستان افغاناں۔ تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

باجوہ اسٹیٹ ایڈوائزر

بٹ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

فون 042-5151130 پروپرائٹر: ظہیر احمد باجوہ

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ

خان نیم پلیٹس

نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹکرز شیلڈز

ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس: 5123862

ای میل knp_pk@yahoo.com

نورتن جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 213699 گھر 211971

پاکستان آٹوز

مٹسوبشی، پجارو، L-300 ویگن، L-200 پک اپ، لانسر گیلنٹ، ہنڈیائی، اصلی جاپانی پرزہ جات دستیاب ہیں۔

رحمت مارکیٹ منٹگمری روڈ لاہور

فون 6313003-PP

CPL No. 61